فصل (۴)

فرہ مبارک کی بشارتیں
جو
سیدین رضی اللہ عنہما کو مشترکہ طور پر عنایت ہوئیں

(۳۱) حضرت مہدی علیہ السلام نے سیدین صالحین کے حق میں فرمایا کہ یہ دونوں جوان ذاتی ہیں[۱]۔

(۳۲) حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت بندگی میراں سید محمودؓ کی نسبت محمد نبی صلعم کے قائم مقام اور آپ کی ذات میں سیر والے فرمایا ہے اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے متعلق اپنے قائم مقام اور اپنی ذات میں سیر والے فرمایا ہے[۲]۔

(۳۳) نقل ہے کہ ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام خلوت گاہ میں تشریف فرما تھے اور خدائے تعالیٰ کی ذات کا نور اور خاص الخاص تجلیّات آپ پر ہو رہی تھیں، بندگی میراں سید محمودؓ بھی اس مقام کی طرف آنے لگے۔ حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ائے سید محمد! ہمارا بندہ آتا ہے، استقبال کرکے لاؤ۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے استقبال کیا اور بندگی میراں سید محمود کو اپنے نزدیک لاکر بٹھایا۔ اسی وقت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ شہیدوں کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت خاتم الاولیاء کی اس مبارک مجلس میں حاضر ہوئے اس انداز سے کہ وہ اپنے چمکتے ہوئے سر، ہاتھ میں لئے ہوئے تھے اور ان کے مبارک جسموں سے خون جاری تھا۔ ارشادِ خداوندی ہوا، ائے سید محمد! کیا تو جانتا ہے کہ یہ لوگ کون ہیں؟ حضرت امام علیہ السلام نے عرض کیا: خداوندا یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے تیری محبت اور عشق میں اپنی جان، اپنا تن، اپنا مال و اسباب اور اہل و عیال کو تیرے نام پر فدا کر دیا ہے۔ ارشادِ باریؑ ہوا کہ ائے سید محمد! جان لو کہ ہمارے پاس ان کے برابر کوئی نہیں ہے[۳]۔

(۳۴) ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام نے بار بار، صحابہ کے اجتماع میں دونوں نمازوں یعنی عصر و مغرب کے درمیان قرآن کے بیان کے موقع پر اس طرح فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہو رہا ہے کہ اے سیّد محمد!

---

۱ تا ۳ دفتر شاہِ برہان، ک ۳، ب ۳

Goto Main List

ہر دو سید، ہر دو برادر، ہر دو جوان، ہر دو صالح جو تمہارے دائیں اور بائیں جانب ہیں پسندیدہ ہو چکے ہیں، ان دونوں کو بے واسطہ فیض ہمارے حضور سے پہنچ رہا ہے۔ الخ (اس پر دوسرے دو مہاجر بھائیوں کو اپنے بارے میں مغالطہ ہو جانے کی اطلاع آپ کو ملنے پر) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا، ہر دو بھائی ہر دو سید، ہر دو جوان اور ہر دو صالحین جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو رہا ہے، وہ بھائی سید محمودؓ اور[1] بھائی سید خوندمیرؓ ہیں۔

(۳۵) حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے ایک روز یہ سن کر کہ "اکثر پیغمبروںؑ نے بندہ کی صحبت میں رہنے کی تمنّا کی تھی"۔ بندگی میراں سید محمودؓ زاری کرنے لگے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ رونے اور زاری کرنے کا سبب کیا ہے؟ عرض کیا کہ "میراں جی! مہدی موعود کا شرف وہ ہے کہ مہدی کی صحبت کی تمنّا پیغمبروں نے کی ہے اور آپ ہم سے فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فیض ہمیں "بے واسطہ" پہنچتا ہے۔ پس آپ ہم کو اپنی ذات کے واسطہ سے علٰحدہ نہ کیجئے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی سید محمودؓ! تم رنجیدہ مت ہو، خدائے تعالیٰ تم کو بے واسطگی کا یہ مرتبہ، بندہ کے واسطہ سے ہی عطا کیا ہے اور بندہ کے[2] واسطہ ہی سے تم بے واسطہ ہوئے ہو۔ منقول ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے اس وقت ایک مثال بیان فرمائی کہ بادشاہ کا کوئی وزیر مدار المہام ہو اور اس کے دو بیٹے ہوں اور جب کبھی وزیر بادشاہ کی خدمت میں آئے تو وزیر کے دونوں بیٹے بھی بادشاہ کی خدمت کے شرف سے مشرف ہوتے ہوں تو ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ وزیر اپنی بجائے، اپنے دونوں چہیتے بیٹوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیتا ہے۔ وہ دونوں بیٹے بے واسطگی کی حالت میں، بادشاہ کے پاس پہنچ کر اس کی خدمت سے مشرف ہو جاتے ہیں۔ دراصل وہ دونوں بیٹے بے واسطگی کے مرتبہ کو وزیر کے واسطہ ہی سے پہنچے ہیں[3]۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تم کو بے واسطگی کا مرتبہ، بندہ کے واسطہ سے ہی عطا فرمایا ہے۔

(۳۶) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ حشر کے دن اللہ تعالیٰ کا فرمان اس بندہ سے اگر ایسا ہو کہ "اے سید محمد! ہم نے تم کو مہدی موعود اور ولایتِ محمدی کا خاتم بنایا تھا تو تم ہمارے لئے کونسا تحفہ اور کس قسم کا

---

[1] دفتر اول ک ۲۳۔ ب　[2] دفتر شاہ برہان ک ۲۔ ب　[3] دفتر اول شاہ برہان ک ۲۳۔ ب

Goto Main List

ہدیہ لائے ہو؟ بندہ عرض کرے گا کہ اے خداوندا! تیری درگاہ جباری وقہاری میں کونسا ایسا ہدیہ لائق رہے گا کہ اس کو پیش کرسکوں، البتہ اپنی ہی ذات کو، دو جوانوں، دو سیدوں اور ہر دونوں صالحوں کو "مسلمان تام" بناکر اپنے ساتھ لایا ہوں"۔ تو اللہ جل شانہٗ قبول فرمالیں گے۔ اور فرمایا کہ وہ دو جوان برادرم سید محمودؓ اور برادرم سید خوندمیرؓ ہیں۔[1]

فصل (۵)

فرہ میں بندگی میاں کی نسبت بشارتیں

(۳۷) منقول ہے کہ ششماہی تعلیم کے دوران، حضرت مہدی علیہ السلام نے حکم خدائے بزرگ کے تحت ایک سو اسی مرتبہ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لاکر، اپنے "صدیق" کے حجرہ میں قدم رنجہ فرمایا۔ حضرت بندگی میاںؓ نے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام جتنی مرتبہ بھی اس بندہ کے حجرہ میں تشریف لائے، بیٹھتے ہوئے ارشاد فرماتے کہ "میرے بھائی سید خوندمیر! آج تمہارے حق میں اللہ تعالیٰ کا ایسا اور ایسا فرمان ہورہا ہے"۔ بندہ جواب دیتا کہ بندہ کو کچھ بھی نہیں ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے، بندہ کیا جانے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہی ایسا ہورہا ہے۔[2]"

(۳۸) نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت انا عرضنا الامانة علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان ط تلاوت فرماکر ارشاد فرمایا اس جگہ "انسان" سے تمہاری ذات مراد ہے۔[3] (الاحزاب، ۷۲)

(۳۹) نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام، بندگی میاں سید خوندمیرؓ کا ہاتھ پکڑ کر کمرہ میں لے گئے اور فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر تین مہینے سے حق تعالیٰ کا فرمان ہورہا ہے کہ اس بندہ کے دل (سینہ) میں جو کچھ ڈالا جارہا ہے وہی تمہارے سینہ میں ڈالا جارہا ہے۔[4]

(۴۰) نقل ہے کہ حضرت امام علیہ السلام بندگی میاںؓ کے کمرے میں تشریف لائے اور اپنی پانچوں مبارک انگلیوں کو بندگی میاںؓ کے مبارک سینہ پر مار کر تین باریوں فرمایا کہ برادرم سید خوندمیر، حق تعالیٰ کی طرف سے

---

[1] دفتر شاہ برہانؒ کے ۳ باب ۔ [2] دفتر شاہ برہانؒ کے ۳ ب ۔ [3] دفتر شاہ برہان کے ۳ ب

[4] دفتر شاہ برہان کے ۳ ب ۵

معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس سینہ میں ظہور ہوا ہے اُس کا ظہور تمہارے سینہ میں بھی ہوا ہے[1]۔

(۴۱) حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ جو شخص تمہارے نزدیک صحیح ہوا وہ شخص ہمارے نزدیک صحیح ہے[2]۔

(۴۲) نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی تمہارا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو کوئی ہمارا دشمن ہے وہ رسولِ خدا کا دشمن ہے اور جو رسولِ خدا کا دشمن ہے وہ خدا کا دشمن ہے[3]۔

(۴۳) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے واسطہ سے سید خوندمیر "فنا فی اللہ" حاصل کئے ہوئے ہیں اور "بقا باللہ" کو پہنچ چکے ہیں[4]۔

(۴۴) نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "بھائی سید خوندمیر! تم ولایتِ مصطفےٰ کے "اسد اللہ الغالب" ہو[5]۔

(۴۵) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا "جس طرح بندہ کے پاس تصحیح ہوئی ہے اسی طرح بھائی سید خوندمیرؓ کے پاس بھی تصحیح ہوگی[6]۔

(۴۶) حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کی نسبت فرمایا کہ:

"بھائی سید خوندمیر مسافر ہیں، ہر روز، عرش مجید پر چڑھتے اور اُترتے ہیں[7]"۔

فصل (۶)

دیدارِ خداتعؔ پر بندگی میاںؓ کے متعلق بشارتیں

(۴۷) حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت صدیق ولایتؓ کو حدیث ارواحنا اجسادنا سے یوں مبشّر فرمایا:

"بھائی سیّد خوندمیر تم اَرواحُنا اَجسادُنا ہو[8]"۔

---

[1] دفتر ک ۳ ب ۵ [2] دفتر شاہ برہان ک ۳ ب ۵ [3] دفتر ک ۳، ب ۵ [4] دفتر ک ۲ ب ۵

[5] خاتم ص ۱ گ ۶ چ ۱ [6] شواہد ب ۲۶، اخبار ب ۲ ت [7] خاتم سلیمانی گ ۶ چ ۱ [8] خاتم سلیمانی ص ۱ گ ۶ چ ۱

Goto Main List

(۴۸) حضرت مہدی علیہ السلام نے، حضرت صدیق ولایتؓ کے حق میں فرمایا :

" سات سات دریا (الوہیت) کے یک لخت پی لیتے ہیں لیکن اُوپر کا ہونٹ تک نہیں بھیگتا۔"[۱]

نیز ارشاد فرمایا ہے :

(۴۹) اس مردِ گجراتی نے ہم کو تنگ کر رکھا ہے، حق تعالیٰ کی طرف سے بہت کچھ دیا جاتا ہے مگر یہ بس ہی نہیں کرتا۔"[۲]

(۵۰) نیز ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا :

" . . . . برادرم سید خوندمیر کے حال کو دیکھو کہ تجلّیِ الوہیت، تجلّی پر تجلّی اور پے در پے ہو رہی ہے لیکن چہرے سے کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان کے چہرے کا رنگ تک نہیں بدلتا۔"[۳]

نقل ہے کہ ایک روز، بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے معاملہ دیکھا تھا جس کو حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا کہ میراں جی! میں نے معاملہ دیکھا ہے کہ ایک بڑا دریا بہہ رہا ہے جس میں کوڑا کرکٹ کے مانند، مُردے بہے چلے جا رہے ہیں اور اس دریا کے کنارے پر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میراں جی کی ذاتِ مبارک، کمر باندھ کر کھڑی ہوئی ہیں، جو کوئی شخص اس دریا میں ہاتھ پاؤں مارنے لگتا اور باہر آنے کی کوشش کرتا ہے تو (نہ صرف) حضرت مصطفےٰ صلعم اور آپ کی ذاتِ اقدسؑ دونوں اس کا ہاتھ پکڑ کر دریا سے اس کو باہر نکال لے رہے ہیں۔ بندہ کو بھی حکم کر رہے ہیں کہ برادرم سید خوندمیر! تم بھی کمر باندھ لو اور دیکھو جو کوئی شخص اس دریا میں ہاتھ پاؤں مارے اور باہر آنے کی کوشش کرے اس کو باہر نکال لو۔ پس بندہ نے بھی ایسا ہی کیا اور ہر دو ذات علیہما السلام کا حکم بجا لایا۔

(۵۱) جب یہ پورا معاملہ حضرت بندگی میاںؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا " ہاں برادرم سید خوندمیر! جو کچھ تم نے دیکھا وہ درست ہے۔ دنیا پُر جوش بہتے ہوئے دریا کی تمثیل ہے اور مخلوق، دنیا کی طلب میں مُردہ صفت بنی ہوئی اس دریا میں کوڑا کرکٹ کے مانند بہتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اُس میں جو کوئی شخص دنیا کو بلا سمجھ کر دن اور رات باہر آنے کا ارادہ کئے ہوئے ہے اس شخص کو حضرت مصطفےٰ

---

[۱] و [۲] دفتر، ک ۳ ب ۵

[۳] دفتر، ک ۳، ب ۵

اور بندہ اور تم باہر لا رہے ہیں۔[1]

پھر ارشاد فرمایا :

(۵۲) "جاننا چاہئے کہ ہم اور تم یک وجود ہیں، جُدا نہیں ہیں۔"[2]

نقل ہے کہ فرہ ہی میں حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں، صدیق ولایتؓ نے ایسا "معاملہ" دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا وصال ہوچکا ہے اور برادرانِ دائرہ نے غسل دے کر جنازہ تیار کر رکھا ہے۔ اس کے بعد تمام برادرانِ دائرہ نے ارادہ کیا کہ جنازہ کو اُٹھائیں مگر وہ جنازہ کو نہیں اُٹھا سکے۔ بندہ نے چاہا کہ اگر برادرانِ دائرہ مجھ سے فرمائیں تو بندہ اُٹھائے گا، تبھی سب برادرانِ دائرہ نے کہا کہ آپ اُٹھائیے جیسا ہی بندہ نزدیک ہوا اور آنحضرتؐ کے جنازہ کو اُٹھانے کا ارادہ کیا تو بہت ہی آسانی اور سہولت کے ساتھ آنحضرت کا جسدِ مبارک اُٹھ گیا اور میں نے اس کو سینہ پر لے لیا۔ چند قدم آگے چلنے کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ جنازہ میں حضرت میراں علیہ السلام نہیں ہیں اور بندہ کے دونوں ہاتھ بندہ کے سینہ پر آگئے ہیں اور آنحضرتؐ کی ذات، بندہ کی ذات میں غائب ہوگئی ہے۔ یہ معاملہ جب بندگی میاںؓ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ

(۵۳) ہاں بھائی سید خوندمیر! تم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ صحیح ہے۔ یہ ولایت مصطفےٰ کا بار ہے۔ سوائے تمہارے کسی شخص میں اس کو اُٹھانے کی طاقت نہیں ہے۔ تم کو بندہ کی ذات میں فنا حاصل ہے۔ ہم اور تم ایک وجود ہیں۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی فرق یعنے جدائی نہیں ہے۔[3]

حضرت مہدی علیہ السلام نے قیامت تک فیضِ مہدی جاری رہنے کی اجمالی بشارتوں کے ساتھ یہ بشارت صدیقِ ولایتؓ کے حق میں عنایت فرمائی کہ :

(۵۴) "ہمارے لوگ (یعنے مصدقانِ مہدی) قیامت آنے تک برادرم سید خوندمیرؓ کی جماعتؓ میں قائم رہیں گے"۔[4]

پھر صدیق ولایتؓ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا :

۱،۲ دفتر شاہ برہان ک ۲، باب ۵ ۳ دفتر شاہ برہان ک ۲، باب ۵ ۴ دفتر اول شاہ برہان ک ۸، ب ۳

(۵۵) "جس طرح بندہ سے فیض جاری ہے اسی طرح تم سے جاری رہے گا اور بہت سے لوگ تمہارے بیان (قرآن) اور پس خوردہ کے سبب خدا تک پہنچ جائیں گے"۔[۱]

حضرت مہدی علیہ السلام نے، حضرت صدیقِ ولایتؓ کے تعلق سے ارشاد فرمایا:

(۵۶) "ان کے سامنے سات مہدی ہادی ہوں گے"۔[۲]

حضرت مہدی علیہ السلام نے ایک روز اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ تلاوت فرماکر، صدیق ولایتؓ سے ارشاد فرمایا:

(۵۷) "بھائی سید خوندمیرؓ! حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ "ہم نے تم کو کوثر عطا کیا" یہاں "کوثر" سے مراد تمہاری ذات ہے"۔[۳]

حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا کہ:

(۵۸) "حاملِ بیانِ قرآن ہیں"۔[۴]

حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا کہ:

(۵۹) "تجلّیٔ ذات (رکھتے) ہیں"۔[۵]

حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کو فرمایا کہ:

(۶۰) "سرتاپا مسلمان ہیں"۔[۶]

(۶۱) حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے وقتِ آخر اپنی ذات کی خاص صفت، "جو خدا کے دیدار کی طرف بلانا" ہے، بندگی میاں رضی اللہ عنہ کے حوالہ فرمائی۔[۷]

---

[۱] خاتم سلیمانی، ص۱ گ۶ چ۱۔ اخبار الاسرار ب۲، ت۲۔ [۲] دفتر ک۸ ب۵ — اس بشارت کے تحت حضرت شاہ برہانؒ نے دفتر دوم میں اس طرح تحریر کیا ہے کہ فرہ میں بحکم الٰہی سیدین کے حق میں حضرت میراں علیہ السلام نے فرمایا کہ "بیٹا، بیٹا ہوکر آرہا ہے اور دوسرا جو آرہا ہے اس کے سامنے چند ہادی مہتدی ہوں گے اور دوسری روایت کے لحاظ سے "سات" ہادی ہوں گے۔ اس سے بندگی میاںؓ کے سات فرزندان مراد ہیں دفتر رکن یازدہم، باب دوم) فقیر سید محمد غفرلہٗ

[۳] شواہد ب۲۶ گ۶، چ۱ [۴] تا [۶] انتخاب المو الید باب۱۱ [۷] انتخاب المو الید باب۱۱

Goto Main List

فصل (۷)

نقلیاتِ بندگی میاں سید عالم رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت صدیق ولایتؓ سے متعلق بشارتیں

اس بابِ "چہارم" میں جو بشارتیں درج ہوئیں وہ سبھی مستند اور معتبر کتابوں سے درج کی گئی ہیں۔ بندگی میاں سید عالمؒ فانی فی اللہ باقی باللہ (تبعِ تابعی) ابنِ حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؓ بن حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کی مشہور تصنیف "نقلیاتِ میاں سید عالمؒ" میں بھی یہ اور اسی نوعیت کی اور بھی بشارتیں مذکور ہیں۔ چونکہ آپؒ تبعِ تابعی ہیں اس لئے آپ کی روایات سے دوسری روایات کی توثیق اور تائید بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتاب کی ترتیب، سیرت کی دوسری کتابوں سے جُدا ہے۔ آپ نے اکثر بشارتوں کو مختصر انداز میں اور ایک روایت کو متعدد حصوں میں تقسیم کرکے بیان فرمایا ہے، ان بشارتوں کے ترجمہ کو آپؒ ہی کی ترتیب کے موافق یہاں درج کیا جارہا ہے:۔

حضرت میراں علیہ السلام نے میاں سید خوندمیرؓ کے حق میں فرمایا کہ (۱) جیساکہ میں سید حسینی ہوں ویسے تم سید حسینی ہو۔ (۲) ناصرِ دین ہو۔ (۳) بندہ مصطفیٰؐ کے قدم بقدم اور تم بندے کے قدم بقدم ہو۔ (۴) اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ کے معنی کے بیان میں حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا بندہ محمد مصطفیٰؐ کا تابعِ تام ہے ویسا ہی تم بندے کے تابعِ تام ہو۔ (۵) بارِ ولایت کا ختم، تم پر ہے۔ (۶) اللہ تعالیٰ کے فرمان حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ (اُٹھالیا اس بار کو انسان نے) سے تمہاری ذات مراد ہے۔ (۷) سات دریائے الوہیت ایک دم میں پی گئے، ہونٹ بھی نہیں بھیگا۔ (۸) دریائے الوہیت کی تجلی پے درپے ہوتی ہے، مگر چہرہ متغیر نہیں ہوتا۔ (۹) اس مردِ گجراتی نے حیران کردیا ہے، جتنا بھی دیا جاتا ہے بس نہیں کرتا۔ (۱۰) سردارِ گروہ جس طرح سید محمد خدا بخش اسی طرح سید خوندمیر خدا بخش۔ (۱۱) جو کچھ بندہ کے دل میں اتارا جاتا ہے اس کا ظہور تمہارے سینہ میں ہوا ہے۔ (۱۲) یہ ولایتِ مصطفیٰؐ کا وہ بار ہے جس کو تمہارے سوائے کوئی اٹھا نہیں سکتا۔ (۱۳) ہم اور تم ایک وجود ایک ذات ہیں، ہم میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ (۱۴) تم کو بندہ کی ذات میں فنا ہے۔ (۱۵) اولوالامر تمہاری ذات ہے۔ (۱۶) سلطاناً نصیراً تمہاری

Goto Main List

ذات ہے۔ (۱۷) ہوشیار رہو یہ بارِ ولایتِ مصطفٰےؐ تمہاری گردن پر آیا ہے۔ اور حضرت مہدیؑ نے اپنا دستِ مبارک میاںؓ کی گردن پر رکھ کر فرمایا کہ سر جُدا، تن جُدا اور پوست جُدا ہوگا۔ (۱۸) ہوشیار ہوجاؤ تم "صدیقِ ولایت" ہو الخ (۱۹) حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا، الٰہی! تو نے محمد مصطفٰےؐ کو قرآن دیا اور بندے کو کیا دیا؟ فرمان ہوا، اے سید محمد تجھے قرآن کے بدلہ میں ہم نے سید خوندمیر کو دیا ہے۔ (۲۰) تم بندہ کا بدل ہو، بندہ کی چوتھی صفت قَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا تم سے (صادر) ہوگی۔ (۲۱) خدا کی خدائی میں، سیرِ ولایت میں کوئی تمہارے جیسا، فاضل تر نہیں ہے۔ (۲۲) بندہ تمہارے طرف اور حق تمہارے طرف ہے۔ (۲۳) جو تمہارا دشمن وہ بندہ کا دشمن تا آخر فرمایا۔ (۲۴) حضرت مہدیؑ نے فرمایا، آؤ بھائی سید خوندمیر خدا بخش۔ (۲۵) نقل ہے کہ حضرت مہدیؑ اور میاں سید خوندمیرؓ بیٹھے ہوئے تھے، یکایک آسمان پھٹا، ایک بے اندازہ نور اس میں سے پیدا ہوا اور حضرت مہدیؑ کی ذات میں سما گیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ذاتِ مہدیؑ سے وہ نور باہر ہوا اور بندگی میاںؓ کی ذات میں آگیا۔ اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ کیا تم نے سمجھا کہ یہ کیا نور ہے۔ میاںؓ نے عرض کیا، میراں جی جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ نور ولایتِ محمدیؐ ہے، اول مجھ پر آیا، اس کے بعد تم پر آیا۔ اور حضرتؑ نے فرمایا آیت ہٰذا وَ اُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ (الصف آیت ۱۳) یعنی اور دوسری چیز جس کو تم چاہتے ہو اللہ کی مدد اور فتح ہے جو قریب میں ہے، تمہارے حق میں ہے۔ نیز فرمایا تم سے دوستی کی بُو آتی ہے، جو تمہارا دشمن ہے وہ ہماری ذات کا دشمن ہے اور فرمایا کہ خدا کو خدا دیکھتا ہے اور فرمایا بھائی سید خوندمیرؓ مردِ خدا ہیں۔ نیز فرمایا تم کو بندہ کی ذات میں سیر ہے۔ پھر فرمایا کہ تم کو سیرِ ولایت میں ہے اور تم بندہ کے قائم مقام ہو۔ پھر فرمایا، خاتمِ ولایت کا بار تمہاری ذات پر ہے۔ پھر فرمایا آیت اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ... نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ تک تمہارے حق میں ہے۔ پھر فرمایا اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ تمہاری ذات ہے۔[1]

حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

---

[1] نقلیات میاں سید عالمؒ مطبوعہ ص۱۰

Goto Main List

فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ... (ترجمہ) ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین، اور پہاڑوں پر پیش کیا، لیکن (انھوں نے) اس کے اُٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اس کو اُٹھالیا۔ (پ۲۲) تلاوت کی اور فرمایا اَلسَّمٰوٰتِ سے انبیاء، وَالْاَرْضِ سے اولیاء، وَالْجِبَالِ سے علماء، اَنْ یَّحْمِلْنَهَا سے امرِ قتال (شہادت) وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ سے بھائی سید خوندمیرؓ تمہاری ذات[1] مراد ہے۔

پانچواں باب

فصل (۱)

بشارتِ شہادتِ مخصوصہ

ہجرتؔ، اخراجؔ، ایذاؔ، شہادتؔ ــــ چار صفات والی قرآنی آیۂ شریفہ
خاتمِ نبی صلعم اور خاتمِ ولی علیہ السلام پر کوئی شخص قادر نہ ہونے کے باعث
ان ہر دو کی چوتھی صفت کے تحت مختصر توضیح و تشریح

بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں حضرت مہدی موعودؑ کی واضح بشارات شہادتِ مخصوصہ

فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ (آل عمران ۱۹۵)

(ترجمہ) پس جن لوگوں نے ہجرت کی، اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ایذائیں دیئے گئے

---

[1] نقلیات میاں سید عالم رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ صفحہ ۱۱

اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے ضرور ان لوگوں کی تمام خطائیں معاف کر دوں گا اور انھیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ۔ یہ صلہ ملے گا اللہ تعالیٰ کے پاس سے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہی اچھا عوض ہے ۔

آیت مندرجہ بالا میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے چار عمدہ صفات اور ان صفات والوں کے حق میں عمدہ عوض اور صلہ کی بشارتیں عنایت فرمائی ہیں ۔

بندگی ملک الہدا د خلیفہ گروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم ولایت مقیدہ محمدیہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ناگور[1] میں اس آیت شریفہ کو اپنی "مہدیت کی حجت" کے طور پر اس طرح پڑھا کہ :

۱ ۔ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا شُد

۲ ۔ وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ شُد

۳ ۔ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ شُد

۴ ۔ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا مانده است، ماشاء اللہ خواہد شد ۔

یعنی ہجرت ہوئی ، اخراج ہوا ، اذیت پہنچی ، شہید ہونا باقی ہے ۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا (یہ چوتھی صفت بھی) پوری ہو جائے گی ۔

لیکن اظہار نہیں فرمایا کہ یہ آیت " فلاں شخص کے حق میں " ہے ۔

ناگور سے ہجرت فرما کر حضرت مہدی علیہ السلام براہِ کاہا وقندھار ، جب فرہ مبارک تشریف لائے اور عام و خاص میں آپ کے " دعویٰ مہدیت " کی بات پھیل گئی اور روز بروز ارادت مند بڑھنے لگے تو کسی طرف سے وہاں کے لوگوں میں عام طور پر یہ بھی مشہور ہو گیا کہ :

" مہدی کو آگ نہیں جلا سکتی ، پانی غرق نہیں کر سکتا ، تلوار کاٹ نہیں سکتی ۔ اگر یہ علامتیں نہ پائی جائیں تو وہ مہدیٔ موعود نہیں ہے[2] "

جب یہ بات حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں پہنچائی گئی تو آنحضرتؑ نے جواباً ارشاد فرمایا :-

" تینوں چیزیں اپنی صفت (کے اظہار میں) مامور (محکوم) ہیں ، اپنی صفت سے باز نہیں رہتیں

---

[1] مطلع الولایت میں اس آیت کا ٹھٹھہ میں پڑھا بیان کیا گیا ہے ۔ [2] شواہد الولایت ص۲۲

Goto Main List

لیکن "مہدیٔ موعود" پر ان میں سے ایک بھی قادر نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے[۱]۔"

یعنی آگ کی صفت جلانا ہے وہ جلاتی ہی ہے، پانی کی صفت غرق کرنا ہے وہ غرق ہی کرے گا، اور تلوار کا کام کاٹنا ہے، وہ کاٹ دے گی لیکن اللہ تعالیٰ چونکہ مہدی موعود کی حفاظت فرماتا ہے اس لئے یہ تینوں چیزیں، مہدی پر "قادر" نہیں ہو سکتیں۔

اس کے بعد علمائے خراسان نے ایک دوسری بات یوں مشہور کی کہ :۔

ذاتِ مہدی موعودؑ کی علامت یہ بھی ہے کہ آخر میں وہ شہید ہو جائے۔ اگر وہ شہادت نہ پائے تو مہدیٔ موعود نہیں[۲]۔

اس سے واقف ہونے پر حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ :۔

" ہاں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمد! یہ آیت فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا تیرے حق میں ہے۔"

اس کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے اس سلسلہ میں تمام تر آرزو اور انتہائی شجاعت و فدائیت کے ساتھ جناب باری تعالیٰ میں اپنی عرض پیش کی کہ :۔

"اے بارِ خدایا! یہ چوتھی صفت بھی بندہ سے پوری ہو۔ یعنی اُن تینوں صفتوں کی طرح یہ چوتھی صفت بھی مجھ سے ہو۔"

اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو جواب ملا کہ :۔

" ہمارے علمِ قدیم میں ثابت ہے کہ خاتمِ نبی اور خاتمِ ولی پر کوئی شخص قادر نہ ہوگا اور قتل (شہید) نہیں کر سکے گا لہٰذا ہم نے تیرے "بدل" کو مبعوث کیا ہے قَاتَلُوْا اور قُتِلُوْا اس سے پورا ہوگا[۳]۔"

حضرت مہدی علیہ السلام سے مروی اس نقل میں خدائے تعالیٰ کے علم قدیم میں ثابت یہ تین باتیں بیان ہوئی ہیں کہ :۔ (۱) خاتم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شخص قادر نہ ہوگا اور قتل (شہید) نہیں کر سکے گا۔

(۲) خاتمِ ولی پر (بھی) کوئی شخص قادر نہ ہوگا اور قتل (شہید) نہیں کر سکے گا۔

[۱، ۲] شواہد الولایت ۲۲ب [۳] مطلع الولایت مطبوعہ ص ۱۰۱

Goto Main List

(۳) اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت مہدی علیہ السلام سے فرمایا کہ ہم نے تیرے "بدل" کو مبعوث کیا ہے کہ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا (یعنی شہادت پانا) اس سے پورا ہوگا۔

فصل (۲)

حضرت خاتم النبیین صلعم اور آیتِ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا الخ

اسی چار صفات والی آیت فالّذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واُوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا الخ کے تذکرہ کے ضمن میں حضرت خاتم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی "شہادت" پانے کی آرزو کو بھی سیرت کی معتبر کتابوں میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ "سیرت النبی صلعم" جلد پنجم میں لکھا ہوا ہے کہ :۔

" فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم الخ ان آیات کی تفسیر و تشریح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ احادیث میں مذکور ہے . . . . . یہ وہ رتبہ ہے جس کی تمنا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کی اور فرمایا کہ "مجھے آرزو ہے کہ میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں اور دوبارہ مجھے زندگی ملے اور میں اس کو بھی قربان کردوں اور پھر تیسری زندگی ملے اور اس کو بھی خدا کی راہ میں نثار کردوں[۱]"۔

آیتِ زیرِ تذکرہ کو درج کرنے کے بعد اس کے تحت جو عبارتِ بالا مذکور ہوئی ہے اس سے یہی ثابت ہورہا ہے کہ پہلی تین صفتیں آپ کی ذاتِ اقدس سے پوری ہوئیں لیکن آخری اور چوتھی صفت قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنی شہادت پانے کی صفت باقی رہ گئی اور اس صفت کی تکمیل کی آپ کو آرزو اور تمنا بھی تھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت شدہ حدیث ذیل سے بھی حضرت خاتم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا "شہادت پانے کی آرزو" کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت خاتم نبی صلعم نے فرمایا :۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰ ثُمَّ اُقْتَلَ الخ (حدیث ۳۶۱۴، کتاب الجہاد، مشکوٰۃ)۔

---

[۱] سیرت النبی صلعم مصنفہ علامہ شبلی نعمانی جلد پنجم ص۲۱۷، طبع پنجم

Goto Main List

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس بات کی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل (شہید) کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل (شہید) کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل (شہید) کیا جاؤں"۔ (متفق علیہ)۔

پس ظاہر و ثابت یہی ہوا کہ حضرت خاتم نبی صلعم کی ذاتِ اقدس سے اس آیت شریفہ میں بیان کی ہوئی چار صفتوں میں سے، تین صفتیں پوری ہوئیں مگر ایک آخری صفت "شہادت" باقی رہی۔ لیجئے:

۱۔ حضرت خاتم نبی صلعم نے ہجرت فرمائی، مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف۔

۲۔ حضرت خاتم نبی صلعم، گھر سے نکالے گئے۔

۳۔ حضرت خاتم نبی صلعم، اذیت پہنچائے گئے۔

۴۔ حضرت خاتم نبی صلعم کی شہادت باقی رہی[۱]۔ اور آنحضرتؐ کو "شہادت" کی بے انتہا آرزو بھی تھی۔

یہاں یہ وضاحت نامناسب نہ ہوگی کہ خاتم نبی صلعم کی "چوتھی صفت" شہادت کے ضمن میں، بعض لوگ[۲] حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو آپ کا نائب سمجھتے اور انھیں حضرت خاتم نبی صلعم کی باقی ماندہ صفتِ شہادت کا حامل سمجھتے ہیں! واللہ اعلم بالصواب۔

یہاں اس امر کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ حضرت خاتم النبی صلعم کا اس صفت شہادت کی تکمیل کے لئے آرزو رکھنا اور کسی کو بدل مقرر کئے بغیر رحلت فرمانا، پھر کسی بھی جماعت کا، کسی اور ذات کو آنحضرتؐ کا نائب مان کر اُس سے صفتِ شہادت کی تکمیل کو، اپنے طور پر مقرر کرلینا، پھر اس کو تسلیم بھی کرلینا اور بات ہے ــــــ خاتم الاولیاء حضرت مہدی علیہ السلام کا اس آیتِ شریفہ کو "اپنے حق میں" تلاوت کرنا اور اُس میں چوتھی صفت کو اپنی مہدیت کی دلیل یا حجت قرار دینا پھر اس کی تکمیل کے لئے بحکم الٰہی آپ کی ذات کا بدل مقرر کیا جانا اور بات ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ناگور میں چونکہ اس آیتِ شریفہ کو "اپنے حق میں" تلاوت فرمایا اور

---

[۱] چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے قاتلوا وقتلوا کی توضیح کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:- لکن بقی لہ، کمال لم یحصل لہ بنفسہ وھی الشھادۃ۔ یعنی حضرت خاتم نبی محمد مصطفےٰ صلعم کے حق میں یہ ایک وصفِ کمال باقی رہ گیا تھا جو حضرت رسول اللہ صلعم کی ذات کو حاصل نہ ہوا اور وہ شہادت ہے۔ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)

[۲] چنانچہ "تقریر الشہادتین" کے صفحہ ۱۵ پر مذکور ہے۔ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)

Goto Main List

اپنی مہدیت کی دلیل اور حجت قرار دیا اور تین صفات کے پورا ہو جانے اور چوتھی صفت کے باقی رہنے اور اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس کے پورا ہونے کا اظہار فرمایا۔ اس طرح اس صفت کے ظہور کی قطعیت میں شُبہ باقی نہیں رہا۔

ثابت ہے کہ غزوات میں شریک رہنے کے باوجود حضرت خاتم النبی صلعم، قتل (شہید) نہیں کئے جاسکے	حضرت مہدی علیہ السلام کا علماءِ خراسان سے یہ ارشاد فرمانا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"ہمارے علم قدیم میں ثابت ہے کہ خاتمِ نبیؐ اور خاتمِ ولیؑ پر کوئی شخص قادر نہ ہوگا اور قتل (شہید) نہیں کر سکے گا"۔

اس کا واضح ترین ثبوت، حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم (فِدَاہُ اُمِّی وَ اَبِی) کا غزوات میں بہ نفسِ نفیس شرکت فرمانا اور کسی بھی بہادر شخص کا آپ کو قتل (شہید) نہ کر سکنا ہے۔ خصوصاً غزوۂ احد (۳ھ) میں حضرت صلعم کو جس صورت حال کا سامنا ہوا تھا وہ سیرت النبی صلعم کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مندرج ہے۔ حتیٰ ایں کہ ابن قیمہؒ کے ہاتھوں آپ کے قتل (شہید) ہو جانے کی خبر عام ہوگئی تھی اور مدینہ والوں نے بھی ایسا ہی سُنا تھا، مگر یہ محض "افواہ" ثابت ہوئی۔ خاتم النبی صلعم کے دشمنوں نے جنگِ اُحد میں پوری پوری کوشش کرلی اور اپنی پوری طاقت صرف کرلی کہ آپ قتل (شہید) ہو جائیں مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کی ہر طرح حفاظت فرمائی۔ اور "خاتم نبیؐ" کو قتل (شہید) کئے جانے سے محفوظ رکھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرصہ تک بقید حیات رہ کر اپنے بستر پر رحلت فرمائی (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) چونکہ صفتِ شہادت کی تکمیل کو آپ نے "رسالت کی دلیل" یا حجت نہیں مقرر فرمایا تھا اس لئے "بدل" بھی مقرر نہیں ہوا تھا۔

فصل (۳)

فرہ میں "خاتمِ ولی" حضرت مہدی علیہ السلام کو بھی قتل (شہید) کرنے کی کوشش ناکام رہی، حملہ آور قادر نہ ہو سکا۔ اس واقعہ سے متاثر ہو کر ہی حاکمِ فرہ میر ذوالنون اور تمام ساتھی علماء ایمان لائے۔

لہ سیرت النبی صلعم جلد اول، طبع ہفتم صفحہ ۳۷۸

Goto Main List

حضرت خاتم النبییّن صلعم پر جس طرح کوئی قادر نہ ہوسکا اور آپ کو قتل (شہید) نہیں کرسکا۔ اسی طرح خاتمِ ولی حضرت مہدی موعود علیہ السلام پر کوئی قادر نہیں ہوسکا۔ اور آپ کو قتل نہیں کرسکا تفصیل کے ساتھ اس سلسلہ میں ایک واقعہ مروی ہے جس کو مختصراً یہاں درج کیا جاتا ہے:

حضرت مہدی علیہ السلام فرہ کہنہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپ کے آنے سے پہلے ہی یہ خبر پھیل چکی تھی کہ ایک سیّد دعویٰ کرتے ہیں کہ "میں مہدی موعود" ہوں اور جملہ خلائق پر میری تصدیق فرض ہے۔ اس وقت بادشاہ کے وزیر مسمیٰ میر ذوالنون ارغون فرہ کے حاکم تھے۔ آنحضرتؑ کے آنے سے پہلے دو تین مدعیانِ مہدیت کو جھوٹے پاکر انھوں نے مار ڈالا تھا۔ جب میر مذکور نے حضرت مہدی علیہ السلام کے آنے کی خبر سنی تو فوج کو طلب کرکے حضرت مہدی علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو قتل کرنے کی شہرت دے دی۔ سزا دینے کا سامان جیسے سولیاں، کُندے، دائرے کے اطراف نصب کردیئے گئے اور اعلان کروایا گیا کہ جھوٹ ظاہر ہونے کے بعد اس طرح سے سزادی جائے گی۔ جب فوج اس طرح دائرے کے اطراف جمع ہوگئی اور وزیر کے لشکر کے نقاروں کی آواز آنحضرتؑ کے فقراء نے سنی اور لشکر کا طمطراق کچھ ایسا دکھائی دیا کہ صرف قتل وخوں ریزی اور غارت گری ہی کے لئے وہ جمع ہوا ہے۔ فوج کے سپاہیوں نے دائرہ کے تمام حجروں کو گھیر لیا۔ میر ذوالنونؔ نہایت رعب و داب اور ترش روئی دکھاتے ہوئے حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے آیا۔ کسی نے اس کی طرف پلٹ کر بھی نہ دیکھا وہ حیران ہوکر گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اس کے دل پر ہیبت چھاگئی اور لرزہ پیدا ہوگیا۔ مؤدّب ہوکر بیٹھ گیا۔

حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے قدیم طریقہ کے موافق، اطمینان وسکون کے ساتھ دعوت الی اللہ شروع فرمائی اور آیتِ شریفہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ الخ کا بیان فرمایا۔ میر ذوالنون ادب کے ساتھ دعوت الی اللہ سننے لگا۔ حضرتؑ نے فرمایا، نزدیک آؤ۔ تب وہ کسی قدر نزدیک آیا۔ آنحضرتؑ نے فرمایا اور نزدیک آؤ، تو اور نزدیک آگیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے دیدار سے اس کے دل پر عجیب سی ہیبت طاری تھی اور آنحضرتؑ کی دعوت سن کر اس کا دل بھر آگیا۔ اس کے باوجود اس نے ہمت کرکے کچھ سوالات کئے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ تلوار مہدی پر کام نہیں کرے گی، آگ نہیں جلائے گی اور پانی غرق نہیں کرے گا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے جواب دیا کہ تلوار کی صفت کاٹنا ہے آگ کی صفت جلانا ہے اور پانی کی صفت غرق کرنا ہے لیکن حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بھی مہدی کو مارنے پر

Goto Main List

قادر نہ ہوگا۔ نقل ہے کہ میر ذوالنون نے اس گفتگو سے پہلے ہی ایک حبشی کو تیار رکھا تھا کہ جب میں اس قسم کا سوال کروں تو تو فوراً حضرت پر شمشیر سے وار کردے۔ اگر آپ حق پر ہوں تو ان پر تیر او ار کارگر نہ ہوگا اور اگر ان کا دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے تو ان کا سر کٹ جائے گا۔ چنانچہ اس سوال کے وقت اس حبشی نے جو اشارہ پا چکا تھا فوراً تلوار کھینچ کر ہاتھ اُٹھایا تاکہ حضرت مہدی علیہ السلام پر وار کرے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حبشی کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا، آنحضرتؑ پر وہ وار نہ کرسکا، اور قتل (شہید) نہ کرسکا۔ حضرت مہدی علیہ السلام اسی طرح نصیحت میں مصروف رہے کوئی تغیر پیدا نہ ہوا۔ پس اُس حبشی نے تلوار پھینک کر اپنا سر زمین پر رکھ دیا۔ اسی کے بعد میر ذوالنون نے اور اس کے ساتھ آئے ہوئے علماء نے آپ کی مہدیت کی تصدیق کی اور ایمان لائے۔

پس ان دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ خاتمِ نبیؐ اور خاتمِ ولیؑ پر کوئی شخص قادر نہ ہوا اور ان کو قتل (شہید) نہیں کرسکا۔ کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علمِ قدیم میں ایسا ہی ہونا تھا۔ اور خدائے تعالیٰ ان کی حفاظت فرما رہا تھا۔

چھٹا باب

فصل (۱)

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی ذاتِ اقدس کی باقی ماندہ چوتھی صفت "شہادت" کا حضرت صدیق ولایتؓ کی ذات سے تکمیل پانا

حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی شہادت مخصوصہ کو اپنی مہدیت کی حجت اور دلیل بھی مقرر کیا۔

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا { (۱)[1] بھائی سید خوندمیر! بندہ کی ذات کی یہ (چوتھی) صفت تمہاری ذات سے پوری ہوگی سر جُدا، تن جُدا، پوست جُدا (ہوگا)[2] (۲) جو کچھ کہا، اللہ تعالیٰ کے فرمان سے کہا اور اگر ایسا نہ ہو تو جان لو کہ بندہ مہدی موعود نہیں، اور جو کچھ کہا تھا اپنے نفس کے کہنے پر کہا تھا۔ }

---

[1] شواہد الولایت ب ۲۲ — [2] ۹۳۰ھ (۱۴ شوال) کو حسب پیشگوئی حضرت مہدیؑ بندگی میاںؓ کی شہادت ہوئی، سر جدا ہوا، تن جُدا ہوا اور پوست بھی جُدا ہوا۔ مخبر صادقؑ کی دی ہوئی خبر ہر لحاظ سے پوری ہوئی اور بندگی میاںؓ کی ذات سے حضرت مہدی علیہ السلام کی "چوتھی صفت" کی تکمیل ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۲ فقیر سید محمد عفرلہٗ۔

Goto Main List

حضرت مہدی علیہ السلام نے ناگور میں آیت فالّذین ھاجروا... الخ کو اپنی ذات کی مہدیت کی دلیل (حجت) کے طور پر تلاوت فرمانے، اس وقت تک تین صفتوں کے پورا ہونے، چوتھی صفت کے باقی رہ جانے، نیز جس وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کا ظہور ہونے کا بیان فرمایا تھا۔ فرہ مبارک تشریف لانے کے بعد، اس صفت شہادت کے تحت علمار کے سوال اور اصرار کے بعد، آپ نے اللہ تعالیٰ کی جنابِ پاک میں نہایت آرزو، کمالِ شجاعت و فدائیت کے ساتھ عرض کیا تھا کہ:

"اے بارِ خدا، وہ تینوں صفتیں جو میرے اور میرے دعویٰ کے واسطہ سے اور میرے طفیل سے میری ذات کے ساتھ گروہ سے ہوئیں، چاہئے کہ یہ چوتھی صفت (شہادت) بھی میری ہی ذات سے پوری ہو۔"

اشتیاق اور شجاعت وکمال فدائیت کے ساتھ کئے گئے اس معروضہ کا جواب اللہ تبارک وتعالیٰ کی جنابِ پاک سے حضرت مہدی علیہ السلام کو جہاں یہ ملا کہ:

"ہمارے علم قدیم میں یہ ثابت ہے کہ خاتم نبیؐ اور خاتم ولیؑ پر کوئی شخص قادر نہ ہوگا، اور قتل نہیں کر سکے گا۔" (مطلع الولایت ص۱۰۱)

(جس کی وضاحت پچھلے صفحات پر گزری) وہیں یہ جواب بھی آپؑ کو ملا کہ:

"ہم نے تیرے "بدلہ" کو مبعوث کیا ہے کہ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا اس سے پورا ہوگا (مطلع الولایت ص۱۰۱)۔

اللہ تعالیٰ کی بیش گاہِ اقدس سے اس جواب کے پانے کے بعد ہی حضرت مہدی علیہ السلام نے علمائے خراسان سے اس طرح ارشاد فرمایا کہ:

"آج تک اس بندہ کو معلوم تھا کہ وعدہ کی ہوئی صفت جو قاتلوا وقتلوا ہے، بندہ سے پوری ہونے والی ہے، اور اس صفت کا اشتیاق بھی بہت تھا لیکن حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ:

۱۔ اے سید محمد! تم پر کوئی شخص قادر نہیں ہوسکتا۔

۲۔ تمہاری ذات کی اس چوتھی صفت کے لئے جو کہ قاتلوا وقتلوا ہے ایک لائق سید کو تمہارا"

ؔلہ دفتر شاہ برہان ک ۳۲۔ ب

Goto Main List

قائم مقام کرکے یہ وعدہ شدہ صفت اُس پر اتاری ہے۔

۳۔ اور تمہاری ذات کا "بدلہ" بنادیا ہے۔

۴۔ اور ہم اس "لائق سید" سے (شہادت کی) تکمیل کرائیں گے۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے اس ارشاد سے، تمام علمائے دین کی تسلی ہوگئی کیونکہ وہ بخوبی علم رکھتے تھے اور یقین واثق رکھتے تھے کہ مخبرِ صادق کا قول، "دلیل قطعی" ہے اور یہ کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے قول میں بالکل سچے ہیں، جو کچھ فرماتے ہیں حق فرماتے ہیں مگر چونکہ قاتلوا وقتلوا کے واقعہ شہادت کی صحیح کیفیت کا اظہار نہیں فرمایا گیا اور جس "سیدِ شائستہ" کے حق میں اس کا تعین ہوا ہے اس کی شخصیت کی وضاحت، حضرت مہدی علیہ السلام کے ارشادِ گرامی سے نہیں ہو سکی تھی اس لئے سبھی لوگ شہادت کی اس وضاحت کے خواہشمند اور منتظر تھے۔ یہ بات سبھی سوچ رہے تھے کہ وہ "سیدِ شائستہ" کون ہے اور کس انداز میں یہ شہادت وقوع پذیر ہوگی؟ اور "بدلہ" ذاتِ حضرت میراں علیہ السلام بن کر کون اس شہادت (مخصوص) کا شرف حاصل کرنے والا ہے؟ اگر معلوم ہو جائے تو بے شک وہ لائقِ تعظیم ہے، اور اس کی تعظیم بجالائی جائے گی۔ اسی خیال کے تحت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے بھی بندگی میاں یوسف مہاجرؓ سے فرمایا کہ آپ حضرت مہدی علیہ السلام سے پوچھئے کہ وہ "سید" جو امام علیہ السلام کی ذات کا "بدل" ہے۔ صحابہ کے درمیان کون ہے؟ اور اُس "سید" پر مہدی موعودؑ کی ذات کی چوتھی صفت پوری ہونے والی ہے اگر معلوم ہو جائے تو ہم اس کی تعظیم اسی طرح کریں گے جیسی کہ ہم خوندکار کی تعظیم کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام کے دریافت کرنے پر، میاں یوسفؓ نے اپنے آنے کی یہ وجہ بتائی کہ:

"میراں جی! آج خوندکار نے قاتلوا وقتلوا کے تحت، جنگ ہونے کی خبر دی ہے۔

اور فرمایا ہے کہ مہدی کی ذات کے بدل ایک "سید شائستہ" سے اس کی تکمیل ہونے والی ہے۔

اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ وہ "سید" کون ہے جس پر چوتھی صفتِ وعدہ شدہ کی تکمیل ہونے والی ہے تو ہم اس کی تعظیم اسی طرح کریں گے جس طرح ہم خوندکار کی تعظیم کرتے ہیں"۔

---

۱ دفتر شاہ برہان ک۳ ب۵۔ شواہد الولایت ب۲۷۔ مطلع الولایت، معارج الولایت، نقلیات میاں سید عالمؒ۔ خاتم سلیمانی۔ اخبار الاسرار

Goto Main List

حضرت مہدی علیہ السلام نے سن کر ارشاد فرمایا، میاں یوسف! تمہاری فراست تو ایسی نہیں ہے پھر یہ کون پوچھ رہا ہے؟

عرض کیا "میراں جی! بندہ نہیں پوچھ رہا ہے، میاں سید خوندمیر پوچھ رہے ہیں۔"

حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا، میاں سید خوندمیر کہاں ہیں؟

عرض کیا کہ یہیں کھڑے ہیں۔

شہادت کی تکمیل کے لئے بندگی میاں سید خوندمیرؓ بحکم الٰہی "بدلِ ذاتِ مہدیؑ" مقرر ہوئے

حضرت مہدی علیہ السلام آگے تشریف لائے اور میاں سید خوندمیر کو اپنے بالکل نزدیک بلاکر اپنا مبارک ہاتھ بندگی میاںؓ کے کندھے پر رکھ کر ارشاد فرمایا کہ:۔

"بھائی سید خوندمیر! ذرا توقف کرو، بندہ کی ذات کی یہ صفت، تمہاری ذات سے پوری ہوگی اور تم "ولایتِ مصطفےٰ کے بار" کے حامل ہو۔"

حضرت مہدی علیہ السلام سے یہ ارشاد گرامی سن کر، بندگی میاںؓ نے نہایت انکساری اور عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ:

"میراں جی! ولایتِ مصطفےٰ کا بار قوی ہے اور بندہ کی گردن ضعیف ہے۔ بندہ کیونکر اٹھا سکے گا۔"

ارشاد فرمایا کہ "ہاں بھائی سید خوندمیر! بندہ کو اس قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا (کی صفتِ شہادت کے حاصل کرنے کا) بہت اشتیاق تھا، لیکن اب اللہ تعالیٰ کا حکم اس طرح ہوا ہے کہ تمہاری ذات سے (یہ صفتِ شہادت) پوری ہوگی، خدا سے کہو، بندہ قوی اور ضعیف کیا جانے، فرمانِ (خدا) ایسا ہی ہے۔"

پھر ارشاد فرمایا کہ:

"برادرم سید خوندمیر! اللہ تعالیٰ اپنا بار، ناقابل کو نہیں دیتا اور قابل کو چھوڑتا نہیں، جب تم کو اس بار کے قابل پایا تو دے دیا۔"

پھر فرمایا کہ:۔

"برادرم سید خوندمیر! خوشی مناؤ اور مسرور ہو کہ "ولایت مصطفےٰ کے اس بار" کی آرزو، تمام انبیاء اور اولیاء نے کی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا فرمایا۔"

Goto Main List

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مہدی علیہ السلام، بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ کو اس طرح بشارتیں عنایت فرماتے ہوئے، اپنی قیام گاہ کے اندر تشریف لے گئے اور ان دو تلواروں کو جنھیں راجے مرادی اور راجے سون نے بندگی میاںؓ کے ہاتھ سے، حضرت مہدی علیہ السلام کی خدمت میں بھجوائی تھیں، باہر لائے اور اپنے ہی مبارک ہاتھوں سے، دونوں تلواروں کو بندگی میاںؓ کی کمر میں باندھ دیا اور فرمایا کہ:

" برادرم سید خوندمیر! حق سبحانہٗ تعالیٰ نے یہ "بارِ عظیم" عنایت فرمایا ہے، مَرد بنے رہو۔"

پھر ہندوستانی زبان میں فرمایا:

" اگر سارکیاں پھسلیاں ہوویں تو بھاگے جیو، ہاتھی کے ہاڑ ہوویں تو گھسا جاوے جیو، ہوشیار ہو جیو۔"

یعنی اس "بارِ ولایت مصطفےٰ" کو اُٹھانے میں، جو ایک بڑا وزن ہے اگر لوہے کے بازو بھی ہوں تو ٹوٹ جائیں اور ہاتھی کی ہڈیاں ہوں تو گھس جائیں، ہوشیار رہو۔

پھر ارشاد فرمایا:

" برادرم سید خوندمیر! خدائے تعالیٰ نے "بارِ عظیم" عطا فرمایا ہے اور ولایتِ مصطفےٰ کا یہ بار جس کسی کو عنایت ہوا ہے، سر جدا، تن جدا اور پوست جدا ہوا ہے۔"

اس وقت بندگی میاں رضی اللہ عنہ، نے حضرت مہدی علیہ السلام کے اس ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھنے کے ارادہ سے اپنے انگرکھے کے بند کو گرہ دے لی کیونکہ بندگی میاںؓ کو یقین تھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا یہ فرمایا ہوا اسی طرح پورا ہو کر رہے گا۔

اس کے بعد ہی حضرت مہدی علیہ السلام نے اس "جنگ" کی کیفیت اور علامت بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ:

" برادرم سید خوندمیر! اگر بندہ مہدی موعود ہے تو قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا کی یہ صفت تمہاری ذات سے پوری ہوگی۔"

Goto Main List

فصل (۲)

حضرت مہدی علیہ السلام نے "جنگ" کی کیفیت بیان فرمائی اور اس کو اپنی مہدیت کی حجت یا دلیل بھی قرار دیا

حضرت مہدی علیہ السلام نے "جنگ" کی خبر دینے کے بعد اُس کی تفصیل اور کیفیت کی بھی خبر سنائی۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"پہلے روز تمام عالم کا لشکر بھی اگر تم پر چڑھائی کرے اور تم تنہا رہو تو فتح تمہیں کو حاصل ہوگی، اور دوسرے روز تمہاری شہادت ہو جائے گی۔"

پھر ارشاد فرمایا:

"جس طرح میں نے کہا ہے، اگر ایسا ہی ہو تو بہ تحقیق جان لو کہ بندہ مہدی موعود ہے اور جو کچھ کہا اللہ تعالیٰ کے فرمان سے کہا۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو جان لو کہ بندہ مہدی موعود نہیں اور جو کچھ ہم نے کہا تھا اپنے نفس کے کہنے کی بنا پر کہا تھا۔" [۱]

حضرت مہدی علیہ السلام کئی بار اس طرح ارشاد فرما کر قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔ اس طرح ان ارشادات امامنا سے سب پر واضح ہو گیا کہ:

(۱) آیتِ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا کے تحت، چوتھی صفت یعنی شہادت کی تکمیل کے لئے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رض کی ذات، ذاتِ مہدی ع کا "بدل" قرار پائی ہے۔

(۲) تردّد اور بار بار سوالات کرنے والے علماءِ خراسان اور دوسرے غیر مصدقین کے لئے "جنگ" اور "شہادت صدیق ولایت رض" کو اپنی مہدیت کی حجت و دلیل بھی قرار دیا۔

(۳) یہ شہادت "بدلِ شہادتِ مہدی ع" اور بندگی میاں کی ذات سے مخصوص ہونے کے سبب "شہادتِ مخصوصہ" قرار پائی۔

قاتلوا وقتلوا کے تحت حرم محترم رض کا "معاملہ" دیکھنا، حضرت مہدی علیہ السلام سے بیان کرنے پر آپ کا اس کو درست قرار دینا

نقل ہے کہ فرہ میں ایک روز حضرت مہدی علیہ السلام کی حرم محترم بی بی بھیکا رض نے "معاملہ" [۲] دیکھا کہ حضرت مہدی موعود ع

---

[۱] دفتر شاہ برہان ک ۲ ب ۵، شواہد الولایت ب ۲۲ وص ۲۷، ۲۸۔ انتخاب ب ۷۔ اخبار ب ۲ ت ۳۔ [۲] شواہد الولایت ب ۲۷

Goto Main List

کی ذات کی صفت جو فَاتَلُوْا وَ قُتِلُوْا کی ہے، اس کا ظہور آنحضرت کے بعد، آنحضرت کے گروہ میں ہو رہا ہے۔" یہ معاملہ بی بیؓ نے حضرت میراں علیہ السلام سے عرض کیا کہ :

" میراں جی! میں نے ایسا معاملہ دیکھا اور جو گروہ مجھے دکھائی دیا اس میں سے ایک ذات کو میں نے دیکھا کہ وہ سید خوندمیرؓ ہیں۔"

حضرت میراں علیہ السلام نے سن کر ارشاد فرمایا کہ :

" جو کچھ تم نے دیکھا ہے بالتحقیق ایسا ہی ہے، بھائی سید خوندمیر اس گروہ کے سردار ہیں۔ سردار بندہ کے نزدیک ہے اور گروہ حق تعالیٰ کے نزدیک ہے۔ جب وعدہ کی ہوئی اس صفت (شہادت) کے انجام پانے کا وقت آپہنچے گا تو حق تعالیٰ سردار کے ساتھ گروہ کو جمع کرے گا اور اس کام کی تکمیل کو پہنچائے گا۔"

مصنفِ انصاف نامہ، بندگی میاں ولی یوسفؒ نے تحفۃ المنصفین میں لکھا ہے :

" میاں سید سلام اللہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز، حضرت مہدی علیہ السلام نے آیت فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا الخ کی تلاوت فرمائی، اسی وقت اچانک میاں سید خوندمیرؓ بھی آگئے۔ جوں ہی دور سے حضرت مہدی علیہ السلام کی نظر میاں سید خوندمیرؓ پر پڑی، روتے ہوئے ارشاد فرمایا :

" اس غریب کے سر پر کیا کیا ہونے والا ہے۔"

شواہد الولایت کے مصنف حضرت شاہ برہانؒ نے ستائیسویں باب میں لکھا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا :

" بھائی سید خوندمیر! اللہ تعالیٰ نے بارِ عظیم دیا ہے، جس کسی پر یہ " بارِ ولایتِ مصطفےٰ " آئے، سر جدا، تن جدا اور پوست جدا ہو جائے[1]

تذکرۃ الصالحین میں یہ عبارت بھی ہے :

" اور تمام لوگ دشمن ہو جائیں گے۔" (ب)

---

[1] انتخاب الموالید۔ اخبار الاسرار ب ۲ ص۔

دفتر اول[1] میں حضرت شاہ برہانؒ نے لکھا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے، بندگی میاںؓ سے ارشاد فرمایا:

"جب ملکِ متعال لایزال عزاسمہٗ کے حکم کے تحت، جنگ کا وقت آپہنچے، ہتھیار باندھ لو اور گھوڑے پر سوار ہو جاؤ، اور دشمنانِ دین کے ساتھ کارزار (جنگ) کرو۔"

پھر ارشاد فرمایا:۔

"اللہ کی رحمت ہو، مردانگی کرو اور کمربستہ رہو اور مضبوط رہو، اللہ تعالیٰ ساتھ رہے گا اور مدد فرمائے گا اور تم سے اپنے دین کو نصرت (مدد) دے گا۔"[2]

حضرت بندگی میاں سید عالمؒ نے لکھا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا:۔

"ارشادِ خداوندیؑ ہو رہا ہے کہ چوتھی صفت جو کہ قَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا ہے، اُس کے واسطہ سے ظہور میں آئے گی اور اُس سے قائم ہو گی، اور اُس سے قوت پکڑے گی اور اس کی ذات سے مخصوص ہو گی اور اُس پر مہدی کی حجت ختم ہو گی۔"

بندگی میراں سید یوسفؒ بن بندگی میراں شاہ یعقوب حسن ولایتؓ نے "مطلع الولایت" میں تحریر فرمایا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے پھر ارشاد فرمایا کہ:۔

"اگر تمہاری ذات، تنہا ایک طرف رہے اور تمام دنیا ایک طرف تو انشاء اللہ، تمہاری ایک ذات سے وہ سب شکست کھائیں گے۔ یہ میری مہدیت کی دلیل (حجت) ہے جیسا کہ "جنگِ بدر نبوت" پیغمبر علیہ السلام کے لئے ہوئی۔"[3]

حضرت بندگی میراں سید قاسم مجتہد گروہؒ نے اپنی تصنیف "محکمات" میں تحریر فرمایا ہے:۔

"حضرت مہدی علیہ السلام نے خدائے تعالیٰ کے فرمان سے ولایت کی تلوار، ذوالفقار بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو عنایت فرمائی ہے، جس طرح "جنگ بدر نبوت" کے میدان میں پیغمبر علیہ السلام کی ذات تھی، اسی طرح "بدرِ ولایت کی جنگ" میں مہدی علیہ السلام کا حکم تھا۔"

---

[1] دفتر اول کا باب
[2] انتخاب المو الید
[3] مطلع الولایت۔ تذکرۃ الصالحین باب اول۔

Goto Main List

فصل (۳)

قرآن میں منصوص اور مبشّرِ خدائے ذوالجلال' ہونے کے ساتھ بندگی میاںؓ کا ظہور' احادیث سے بھی ثابت ہے۔ اس لئے آپؓ حضرت رسول اکرم صلعم کے "مبشَّر" بھی ہیں۔

حضرت بندگی میاں سید یوسفؒ نے مطلع الولایت میں تحریر فرمایا ہے کہ :۔

" حضرت مہدی علیہ السلام جیسا کہ قرآن میں منصوص ہیں' میاں (سید خوندمیرؓ) بھی منصوص ہیں کہ اس میں دوسرے دخل نہیں رکھتے ۔ اگرچہ مجیِ (آمد) مہدی' بہت سی حدیثوں سے عیاں ہے' میاںؓ کا ظہور بھی' بعض حدیثوں سے بیان ہوتا ہے جیسا کہ "ارطاۃ" کی بیان کی ہوئی حدیث سے ثابت ہے"۔ (مطلع الولایت)

پس احادیثِ شریفہ سے بھی حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کا ثبوت ملتا ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ :۔

" ارطاۃ نے روایت کی' انھوں نے کہا' مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ مہدی فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ کی اولاد سے ہیں جو پانچ سال زندہ رہیں گے۔ پھر اپنے بستر پر وفات پائیں گے۔ پھر ایک شخص فاطمہ بنت رسولؐ اللہ کی اولاد سے نکلے گا جو مہدی کی سیرت پر ہوگا اور بیس سال باقی رہ کر ہتھیار سے قتل ہو کر شہادت پائے گا۔ ترمذی نے اس کو بیان کیا ہے"۔ (دفتر شاہ برہان ک۲ ب۴ مطلع الولایت' الحجۃ تصنیف حضرت سید قاسم مجتہد گروہؒ)۔

حدیثِ مذکور میں مہدی علیہ السلام کے تذکرہ کے ضمن "پانچ سال زندہ رہنا" سے حضرت مہدی علیہ السلام کے دعویٰ مؤکدہ ۹۰۵ھ کے بعد آپ کی حیاتِ طیبہ کی پانچ سالہ مدت کی طرف اشارہ ہے۔ "اور بیس سال باقی رہ کر ہتھیار سے قتل ہو کر شہادت پائے گا" سے حضرت بندگی میاں سید خوندمیر کی اُس بیس سالہ حیاتِ طیبہ کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال ۹۱۰ھ کے بیس سال کے بعد' بندگی میاںؓ کی شہادت پانے (۹۳۰ھ) کا درمیانی عرصۂ مدت ہے۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث جو دفتر اول میں حضرت شاہ برہانؒ نے "ارطاۃ" سے روایت کی ہے اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ :۔

Goto Main List

"مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خبر پہنچی ہے کہ مہدیؑ، فاطمہ بنتِ رسول اللہؐ کی اولاد سے ہیں۔ جو پانچ سال زندہ رہیں گے پھر اپنے بستر پر وفات پائیں گے۔ پھر ایک شخص (قبیلہ) قحطان سے چھدے ہوئے کان والا (یعنے مطیع، منقاد اور تابع تام مہدی) فاطمہ بنتِ رسول اللہ کی اولاد سے نکلے گا جو مہدی کی سیرت پر ہوگا اور بیس سال باقی رہ کر ہتھیار سے قتل ہو کر شہادت پائے گا۔ (کنز العمال)۔

کعبؓ سے مروی حدیث میں آیا ہے:۔

"مہدی انتقال کرے گا جس کے بعد قحطانی (اس کے کام) مضبوط کرے گا"۔ [1]

احادیثِ مذکورہ بالا میں حضرت رسول اللہ صلعم نے "مہدی" کے تعلق سے پیشین گوئی فرمائی اور "مہدی" کے بعد فاطمہ بنتِ رسول اللہ صلعم کی اولاد سے "مہدی کی سیرت والا" اور مہدی کا مطیع و منقاد اور تابع تام "قحطان" کے ظہور کے تعلق سے پیشین گوئی فرمائی گئی ہے، اور "قحطان" کی توضیح اس طرح کی گئی ہے:

هو في العرب ابو قبائل اليمن العربية و زميلة عدنان ابو قبائل الشمال۔ انقسم بنو قحطان الى فرعين: حمير واكثرهم اهل حضر وكهلان واكثرهم اهل وبر۔ ويقال ان قحطان هو اول من لبس التاج من ملوك اليمن وجزيرة العرب۔ قاتل الاشوريين اسمه في التوراة "يقطان"۔ (المنجد، اعلام صفحہ ۵۴۵)۔

یعنے "قحطان" عربوں کے پاس عام طور پر یمن (کعبہ کے دائیں سمت کا ملک) کے عرب اور قبائل یمن کا "اصل" ہے۔ اور اس کا ساتھی عدنان، شمال کے قبائل کا "اصل" ہے۔ بنو قحطان کی دو قسمیں یعنے شاخیں ہوگئیں ایک تو حمیر اور ان کی اکثریت شہری افراد پر مشتمل ہے۔ دوسری کہلان ہے اور ان میں زیادہ تر بدو یعنے گاؤں والے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ قحطان ہی وہ پہلا (حاکم) شخص ہے جس نے یمن اور جزیرہ عرب کے تمام بادشاہوں اور حاکموں میں "تاج" پہنا ہے۔ قحطان نے اشوریوں (مسیحیوں) سے جنگ کی ہے، توراۃ میں اس کا نام یقطان ہے۔

---

[1] دفتر اول کنز العمال

Goto Main List

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "مہدی" اور مہدی کے "متّبع اور تابع تام" جسکے بارے میں ارشاد فرمایا کہ وہ مہدی کے بعد، بیس سال زندہ رہ کر شہید ہوگا۔ اس کے لئے "قحطانی" کے کنایہ کے ساتھ اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ:-

انّ المھدی من ولد فاطمۃ بنت رسول اللّٰہ یعیش خمس عاماً ثم یموت علیٰ فراشہٖ ثم یخرج رجل من قحطان مثقوب الاذنین علیٰ سیرۃ المھدی بقاۂ عشرین سنۃ ثم یموت قتیلاً بالسلاح الخ[ا]

یعنی مہدی، فاطمہ بنتِ رسولُ اللہ کی اولاد سے ہوگا جو پانچ سال زندہ رہے گا پھر وہ اپنے بستر (فرش) پر انتقال کرے گا۔ پھر کانوں میں سوراخ پڑا ہوا (یعنے متبع اور تابع تام) ایک قحطانی (سلسلہ کا شخص) مہدی کی سیرت پر نمایاں ہوگا جس کی بقا، بیس سال ہوگی پھر وہ ہتھیار سے قتل (شہید) ہوگا الخ

قحطانی 'مہدیؑ' سے جدا (زمانہ میں) نہیں ہوگا — نیز جابر بن ماجدؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلعم نے فرمایا:-

"...... والّذی بعثنی بالحق ماھو دونہٗ الخ"

یعنے ..... قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے وہ (قحطانی) اُس (مہدیؑ) سے الگ (زمانہ میں) نہیں ہوگا۔ الخ"

ان احادیث سے ثابت ہے کہ مہدی کا متبع اور تابعِ تام، ایک شخص مہدیؑ کے زمانہ ہی میں، مہدیؑ کی سیرت پر قحطان سے، ایسا ہوگا جو مہدیؑ کے وصال کر جانے کے بعد وہ بیس سال زندہ رہے گا اور ہتھیار سے قتل (شہید) کیا جائیگا پس تاریخی حقائق سے ان پیشگوئیوں کا اطلاق، ہر طرح حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی ذات پر ہوتا ہے۔

بندگی میاںؓ کے حق میں، منجانب رسول اللہ صلعم "منصورؓ" کی بشارت — حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کو "منصور" فرمانا بھی ثابت ہے۔

چنانچہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی گئی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا:-

---

[ا] دفتر اول شاہ برہان ک ۳ ب

Goto Main List

" اُس کی (مہدی کی) جماعت کے سرداروں میں ایک شخص ہوگا جس کو "منصور" کہا جاتا ہے جو آلِ محمدؐ کی مدد کرے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہ کے لئے جگہ فراہم کی تھی، ہر مومن پر اس کو قبول کرنا واجب ہوگا ۔" (دفتر اول شاہ برہانؒ کے ۲ب)۔

چنانچہ ثابت ہے کہ جنگ بدرِ ولایت کی خبر مغیب کے طور پر حضرت مہدی علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی اور حضرت صدیق ولایتؓ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والی نصرت اور مدد کا یقین دلایا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتِ "منصور" کا اطلاق آپؓ کے حق میں اپنے ان ارشادات عالیہ سے فرمایا:

" بھائی سید خوندمیر! اگر بندہ مہدی موعود ہے تو یہ صفت (جنگ کی) تم سے پوری ہوگی اور (جنگ کے) پہلے روز، اگر تم پر تمام دنیا کی فوجیں حملہ آور ہوں اور تمہاری ذات تنہا رہے تو انشاء اللہ تمہاری ہی ایک ذات کے آگے یہ سب شکست کھائیں گے ۔ یہ میری مہدیت کی نشانی اور دلیل ہے جیسا کہ "جنگِ بدر" پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت تھی" الخ

حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی اس بشارت سے، بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حق میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے جنگ بدرِ ولایت میں، غیبی نصرت اور فتح حاصل ہونے اور آپ کے "منصور" ہونے کا ہر طرح یقین دلایا ۔

چنانچہ جنگ بدرِ ولایت" کے پہلے روز، ۱۲ر شوال ۹۳۰ھ چہارشنبہ کی صبح کھانبیل کے میدان میں عین الملک پینتالیسؒ ہزار لشکرِ جرار کے ساتھ، حضرت بندگی میاں صدیق ولایتؓ پر حملہ آور ہوا ۔ اُس وقت بندگی میاںؓ کے دائرہ میں بے سروسامان، دو سو فقراء اور طالبانِ مولیٰ سے زیادہ نہ تھے ۔

تاریخی واقعات سے ثابت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی صلعم کی دی ہوئی بشارت اور مہدی مراد اللہ کی پیشگوئی کو حضرت بندگی میاں رضی اللہ عنہ کی ذات سے ظاہر فرمایا اور آپؓ جنگ کے پہلے روز "منصور" رہے اور بفضلِ خدا فتح ہوئی اور آپ، حدیثِ نبویؐ کے مصداق قرار پائے ۔

پس حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ احادیث میں دیئے گئے یہ اشارات اور بشارتیں کہ:۔

۱ ۔ ایک قحطانی مرد، مہدی کی وفات کے بعد" مہدی کی سیرت" پر رہے گا ۔

۲ ۔ اُس کی زندگی (بقاء مزید) بیسؓ سال تک رہے گی ۔

Goto Main List

۳۔ وہ مردِ قحطانی، مہدی سے الگ (زمانہ میں) نہ ہوگا۔

۴۔ وہ "منصور" (یعنے خدا کی مدد پایا ہوا) ہوگا۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے بعد کے تاریخی واقعات سے قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ یہ تمام اشارے اور بشارتیں، حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی ذاتِ اقدس سے ہر طرح موافقت رکھنے والی تھیں۔ اسی لئے حضرت صدیق ولایتؓ خاتم النبی صلعم کے "بشارت دیئے ہوئے" اور "مبشرِ رسولؐ" تھے۔

ساتواں باب

فصل (۱)

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصالِ مبارک

شرعِ محمدی کی تکمیل کے چند یادگار واقعات کا ظہور۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی رُوحِ پُرفتوح کے اشارہ کی بنا پر حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی فرہ سے گجرات کو واپسی

مروی ہے کہ خلیفۃ اللہ، امر اللہ، مراد اللہ، مبیّنِ کلام اللہ، محیِ شریعت و ماحیِ بدعت، تابعِ تامِ رسول اللہ، داعی الی البصیرۃ، امامِ آخر الزماں حضرت میراں سید محمد مہدی موعود (ابی و امی فداہ) علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر ایک روز زحمت کا اثر ظاہر ہوا، بخار آیا اور قئے ہوئی۔ یہ دن حرمِ محترم بی بی ملکان رضی اللہ عنہا کی باری کا تھا۔ دوسرے دن حرمِ محترم بی بی بوبجی رضی اللہ عنہا کی باری کی ادائی کے لئے، حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لے گئے۔ بی بیؓ نے عرض کیا کہ تھوڑی آتش بنا کر لاتی ہوں، آپ پی لیں۔ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ القوّۃ بالغیر لا یُقال لھا قوّۃ۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری چیز کی قوّت، فی الحقیقت اس کو قوت نہیں کہا جاتا) پھر ارشاد فرمایا کہ المفلس فی امان اللہ (یعنی مفلس آدمی، اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے) بندہ کوئی چیز نہیں رکھتا۔ البتہ بنامِ خدا آئی ہوئی ساٹھ تلواریں جو مہاجرین کو مستعار دی گئی تھیں انھیں مہاجرین کو بخش دینے کے لئے ارشاد ہوا۔ حضرت مہدی علیہ السلام

Goto Main List

بی بی بون جیؓ کے گھر میں تھے اور آپ کا دستور یہ تھا کہ بی بیوںؓ کے پاس باری باری سے جانے کے لئے گھر کے صحن میں چند نشان، نصب فرمادیے تھے کہ جب ایک نشان سے دوسری نشان تک سایہ جاتا تو آپؑ ایک بی بیؓ کے گھر سے دوسری بی بی کے گھر میں تشریف لے جاتے تھے۔ جب اِس وقت سایہ کے تعلق سے آپ نے دریافت فرمایا اور جب علم ہوا کہ بی بی بون جیؓ کے گھر میں رہنے کا وقت ختم ہوا اور بی بی ملکانؓ کی باری کا وقت آیا تو فرمایا کہ "ہم کو بی بی ملکان کے گھر لے چلو" بی بی ملکانؓ بھی وہیں موجود تھیں۔ بی بیؓ نے عرض کیا میراں جی! میرے گھر، بستر فرش پر ہے اور یہاں چار پائی ہے، اس لئے آپ یہیں ٹھیریں۔ فرمایا "تمہارا حق ہے۔" بی بیؓ نے عرض کیا، میں اپنا حق بخش دی، حضور یہیں آرام فرمائیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے ام المومنین بی بی ملکانؓ کو جواب دیا کہ خوب! تم نے اپنا حق بخش دیا لیکن شرعِ محمدی کی حد، جو خدائے تعالیٰ نے قرار دی ہے کون اس کو بخشے گا؟ پھر جب حضرت مہدی علیہ السلام نے صحابہؓ سے فرمایا کہ "بندہ کو لے چلو" تو دوبارہ انھوں نے معذرت چاہی اور نہایت عاجزی وانکساری سے عرض کیا کہ میراں جیؑ کی ذاتِ اقدس کو تکلیف زیادہ ہے، اگر یہیں آرام لیں تو بہتر ہے۔ تیسری دفعہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "ہمارے برادر، ہماری رعایت کرتے ہیں لیکن شرعِ محمدیؐ کی رعایت نہیں کرتے[1]" پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے طور پر خود اُٹھ جانے کا ارادہ فرمالیا تاکہ بی بی ملکانؓ کے گھر روانہ ہوں۔ اتباعِ شریعت میں جس طرح ہمیشہ عزیمت وعالیت ملحوظ رہی اس آخری امرِ شرعی میں بھی آپؑ نے عزیمت کو اس طرح اختیار فرمایا۔ اس کے بعد خود اُٹھ گئے، تب صحابہؓ، آپؑ کو چار پائی پر بٹھا کر بی بی ملکانؓ کے گھر لے گئے۔ بی بی ملکان کے گھر تشریف لانے کے بعد وہاں آپ کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پر لیٹ گئے۔

روایت[2] ہے کہ وصالِ مبارک سے پہلے حضرت خاتمِ ولایت، مہدی علیہ السلام جبکہ بی بی ملکانؓ کے گھر میں تھے۔ اکثر مہاجرین بھی حاضر تھے اور سرِ مبارک میاں سید امین محمد مہاجر رضی اللہ عنہ، کے زانو پر تھا، اسی اثنا میں بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ آئے۔ حضرت امام علیہ السلام نے دریافت فرمایا کون ہے؟ بندگی میاںؓ نے عرض کیا "بندہ خوندمیر ہے۔" حضرت امام علیہ السلام نے اپنے نزدیک بلایا اور سرِ مبارک

---

[1] شواہد ب [2] شواہد ب

Goto Main List

بندگی میاںؓ کے زانو پر رکھ کر وصیتِ رحلت اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے، ذاتِ خداوندی تعؔ کی رؤیت (دیدار) کی اپنی ذات کی صفت کو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حوالہ فرمایا اور یہ آیتِ شریفہ تلاوت فرمائی قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یعنی کہہ دو (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے، بلاتا ہوں (مخلوق کو) اللہ کی طرف، بینائی (دیدار) پر، مَیں اور وہ جو میرا تابعِ (تام) ہے)۔ اس کے بعد اس آیتِ شریفہ کا ترجمہ فارسی اور گجراتی میں سنا کر حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ بھائی! سید خوندمیرؓ بندہ جو کچھ کہتا ہے کیا تم سمجھ رہے ہو؟ پھر آپؑ نے ارشاد فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (یعنی اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں)۔ پھر ارشاد فرمایا:

"ما ہر دو از جملۂ مشرکاں نہ ایم۔"

یعنی ہم دونوں (رسولؐ و مہدیؑ) جملہ مشرکین سے نہیں ہیں۔

اس ارشاد کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے تھوڑا سکوت فرمایا اور پھر آنکھ کھولی اور ارشاد فرمایا "بھائی سید خوندمیر ہر کہ خدائے را مقید بیند[1] او مشرک است سبحان اللہ

---

[1] حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ "جس نے خدا کو مقیّد دیکھا وہ مشرک ہے"۔ مہدی علیہ السلام کے اس قول کے دو جزو ہیں: (۱) خدا کو مقید دیکھنا۔ (۲) ایسا دیکھنا شرک ہے ـــ خدائے تعالیٰ کا دیدار دو نوعیت سے ہوتا ہے:۔

۱۔ تجلّیِ ذاتِ خداوندی کا دیدار (جو بینائی مطلق ہے) اور

۲۔ تجلّیِ اسمار (وصفات) خداوندی کا دیدار (جو بینائی مقیّد ہے)۔

جیسا کہ اس کی تصریح شیخ محی الدینؒ ابن عربی نے بھی "فصوص الحکم" ص۲۶ میں اس طرح کی ہے کہ:۔ اِنَّ الْاَعْطِيَاتِ اِمَّا ذَاتِيَّةٌ اَوْ اَسْمَائِيَّةٌ فَاَمَّا الْمِنَحُ وَالْهِبَاتُ وَالْعَطَايَا الذَّاتِيَّةُ فَلَا تَكُوْنُ اَبَدًا عَنْ تَجَلٍّ اِلٰهِيٍّ"۔ یعنی عطاءِ دیدارِ الٰہی یا تو ذاتی ہوتی ہے یا اسمائی (جس کو دیدارِ صفاتی بھی کہا جاتا ہے) لیکن انواعِ انعامات و بخشش اور عطایا جو ذاتی ہیں پس وہ "تجلّیِ الٰہی" سے ہی حاصل ہوا کرتی ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام کے قول کے دوسرے جزو میں خدا کے مقید دیکھنے کو شرک کہا گیا ہے۔ اس سے شرکِ شرعی یا اصطلاحی مراد نہیں ہے۔ "دیدارِ مطلق" یعنے اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات کی تجلیات کا دیدار اصالتاً صرف خاتمین (رسولؐ اور مہدیؑ) کو حاصل تھا اور تبعاً سیدین صالحینؓ کو۔ اسی لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے

Goto Main List

وما انا من المشرکین" یعنی بھائی سید خوندمیر! جو کوئی خدا کو مقیّد دیکھے وہ مشرک ہے اللہ پاک ہے اور ہم دونوں (رسولؐ و مہدیؑ) مشرکین سے نہیں ہیں۔" (انتخاب ۷ ۔ شواہد ۲۱، خاتم ۱۰، گ ۹، چ ۲) ۔

(بقیہ حاشیہ) ۔۔۔ اس کی وضاحت فی الفور اپنے دوسرے قول " ما ہر دو از جملۂ مشرکاں نہ ایم" سے فرمادی۔ یعنی ہم دونوں (رسولؐ و مہدیؑ) بوجہ حصولِ رویتِ ذاتِ باریؔ (مطلق) ان مشرکوں (بلحاظ صوفیہ) میں داخل نہیں ہیں جو خدا کو مقیّد (یعنی اس کی تجلّی اسمائی یا صفاتی) دیکھتے ہیں۔

۲۔ بصورت دیگر "مقیّد دیکھنا" سے رائی کا مقیّد (رہ کر، مرئی کو) دیکھنا یا اس کا دیدار کرنا اگر مراد دیا جائے (جیسا کہ بعضوں نے اس کو اختیار بھی کیا ہے) تو اُس کی تشریح اس طرح ہے:

رائی کی رُویت کی دو نوعیتیں ہیں:۔

(۱) مقیّد رہ کر رویت سے مشرّف ہونا ۔ (۲) مطلق ہو کر رویت سے مشرف ہونا۔

پہلی صورت " رویتِ مقیّدہ " کہلاتی ہے اور دوسری صورت " رویتِ مطلقہ"۔ پہلی صورت 'رویتِ مقیّدہ' کی یہ ہوتی ہے کہ سالک موتوا قبل ان تموتوا کا مصداق ہو کر اپنی خودی کو فنا کر کے قیدِ بشری سے نکل جاتا تخلّقوا باخلاق اللہ سے مزیّن ہوتا، کامل فنائیت کی منزل میں پہنچ کر سر کی آنکھ یا دل کی آنکھ سے دیدارِ حق تعالیٰ کرتا ہے۔

دوسری صورت "رویتِ مطلقہ" کی یہ ہوتی ہے کہ سالک، سلوک کے حدود سے گزر کر موتوا قبل ان تموتوا کا مصداق ہو کر اپنی خودی کو فنا کر کے، قیدِ بشری سے نکل جاتا تخلّقوا باخلاق اللہ سے مزیّن ہو کر کامل فنائیت کی منزل سے آگے بڑھ کر لقا باللہ کے مقام پر فائز ہوتا اور سر کی آنکھ یا دل کی آنکھ کے علاوہ، سرتاپا مجسّم آنکھ بن کر یا بالفاظِ دیگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بال بال اور رونگٹے رونگٹے کو دو دو آنکھ پاکر دیدارِ حق تعالیٰ کرتا ہے۔

پہلی صورت پر حضرت مہدی علیہ السلام کا یہ ارشادِ مبارک صادق آتا ہے، جیسا کہ آپؑ نے فرمایا:۔

"جس نے خدا کو مقیّد دیکھا وہ مشرک ہے"

دوسری صورت کی مثال یہ ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت ثانی مہدیؓ کے متعلق ام المومنین بی بی الہدائی رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:۔

(مسلسل) ۱

Goto Main List

• اس وقت آنحضرتؑ کی زبانِ مبارک سے یہ بھی ادا ہوا ؎

بیزارم از آں کہنہ خدائے کہ تو داری ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگر است

(بقیہ حاشیہ) ـــــ "دیکھو بھائی سید محمود کے استخواں، گوشت، خون اور پوست، سب کا سب لا الٰہ الا اللہ ہوگیا ہے"۔
یا پھر حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے ملّا شہ میر نے کہا :ـــ "کیا آپ نے خدا کو دیکھا ہے؟ فرمایا، ہاں۔ پوچھا، کس طرح؟ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میرے ایک ایک رونگٹے کو دو دو آنکھیں دی ہیں جن سے میں نے خدا کو دیکھا ہے الخ۔"

یہی دوسری صورت وہ ہے جس میں ذاتی (سیدین صالحینؓ) کو "رویتِ مطلقہ" حاصل رہی۔

حضرت مہدی علیہ السلام کی بشارتیں کہ :

(۱) حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ کو "سیرِ نبوت" اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کو "سیرِ ولایت" حاصل ہے۔

(۲) یہ دونوں ذات "بلا واسطہ فیض پاتی ہیں ـــ (۳) یہ دونوں "سرتاپا مسلمان" ہیں۔

سیدین صالحینؓ کے حق میں اسی مقام "رویتِ مطلقہ" کو ثابت کرتی ہیں۔ اس بات کو محی الدینؒ ابن عربی کی تصنیف "فصوص الحکم" کے مقدمہ میں "رویتِ حق" کے عنوان کے تحت اس طرح بیان کیا گیا ہے :ـ

"رویت حق تعالیٰ کے لئے باعتبارِ تقیّد اور اطلاق کے مراتب ہیں، جیسے کہ انسان کے لئے باعتبار تقیّد اور اطلاق کے مراتب ہیں کہ وہ جسد، قلب اور روح وغیرہ ہیں اور یہ مراتب ایک سے ایک لطیف اور مطلق ہیں۔ پس کیفیت رویت بھی، ہر ہر مرتبہ میں باعتبار تقیّد اور اطلاق کے جدا جدا ہے۔ پس رویتِ چشمِ سر (جسد) کی باعتبار تقیّد کے اور ہے ـــ اور رویتِ قلب کی کہ بہ نسبت جسد کے لطیف اور مطلق ہے، اور ہے ـــ اور رویت روح کی کہ بہ نسبت قلب کے مطلق اور لطیف ہے، اور ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس جوں جوں "لطافت" اور "اطلاق" سالک کا بڑھتا جائے گا رویت بھی بطریق لطافت اور اطلاق کے اور ہوگی۔"

پس جس طرح خاتمین علیہما السلام (رسول و مہدی) کو اصالتاً، ذاتِ خداوندی کی "رویتِ مطلقہ" حاصل تھی اسی طرح سیدین صالحینؓ کو بھی تبعاً حاصل تھی۔ کیونکہ سیدینؓ کی ذواتِ مقدسہ ہر نوعیت کے "تقیّد" سے بری اور بالا، نیز "اطلاقیت" کے کامل ترین مقام پر بفضلِ خدائے لایزال و بصدقۂ مہدی موعود علیہ السلام فائز تھیں۔

الغرض سوائے (اصالتاً) خاتمین علیہما السلام کے اور (تبعاً) سیدین صالحین رضی اللہ عنہما کے دوسرے سبھی دیدار (مسلسل)

Goto Main List

اس کے کچھ ہی دیر بعد جبکہ ضحیٰ کا وقت اور ذی قعدہ کی ۱۹ر تاریخ ۹۱۰ھ روز پنجشنبہ تھا حضرت امام آخرالزماں مہدیؑ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہاجرینؓ اور صحابہؓ کو گریہ وزاری سے منع فرماتے ہوئے اور ارشاداتِ عالیہ سے بہرہ ور فرماتے ہوئے اپنی عمرِ مبارک کے (۶۳) ویں سال میں وصال فرمایا۔ اِنّا لِلّٰہِ واِنّا الیہ راجعون۔

(بقیہ حاشیہ) ـــــ کرنے والے (رائی) بمقامِ "مقید" مقیدّ (مرئی) کا ہی دیدار کرتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جس پر فائز رائی کے حق میں حضرت مہدی علیہ السلام کے اس قول کا اطلاق ہوتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: "ہر کہ خدائے را مقیدّ بیند او مشرک است"۔ اور ان سب کے مقابلہ میں خاتمین علیہما السلام (اور تبعاً سیدینِ صالحینؓ) ہی ایسی (رائی) ذاتیں ہیں جنھوں نے یہ مقامِ "مطلق"، "مطلق" (مرئی) کا ہر لحظہ تازہ دیدار کیا۔ یہی وہ صورت ہے جس کے متعلق حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"ما ہر دو از جملہ مُشرکاں نہ ایم"۔

اس قولِ میراں علیہ السلام میں "ما ہر دو" سے خاتم النبیینؐ اور خاتم الاولیاءؑ (یعنے رسولؐ و مہدیؑ) کی ذاتیں مراد ہیں، اور "سرتاپا مسلمان" و "سائرِ نبوت" و "سائرِ ولایت" کی بشارتوں کے حامل سیدینؓ تبعاً اس میں داخل ہیں۔

اب رہا یہ امر کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے اس فرمان میں "شرک" سے کونسا شرک مراد ہے؟

تو ہم کہتے ہیں کہ اس کا اطلاق، صرف اس رویتِ تجلیاتِ باریٔ تعالیٰ پر ہوتا ہے جو خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ کے واسطہ سے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ کیفیت، تمام دیدار کرنے والوں کی ہوتی ہے جیسا کہ شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے بھی فصوص الحکم (عربی) میں بیان بھی کیا ہے :ـــ

ان الرسل لا یرونہٗ متیٰ رَاٰوہٗ اِلّامِنْ مشکوٰۃ الخاتم الاولیاء

یعنی بالتحقیق اللہ کے تمام رسول (بھی) خدا تعالیٰ کو جب دیکھتے ہیں تو خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ (طاق دان) سے اس کو دیکھتے ہیں۔

الغرض خاتمین علیہما السلام کی ذواتِ مقدسہ ہی ایسی ہیں جو اصالتاً ذاتی اور بلا واسطہ رویت کی حامل ہیں۔ اور سیدینؓ کی ذواتِ مقدسہ کو بھی تبعاً یہ مقامِ رویت حاصل ہے۔ بقیہ سب کو مشکوٰۃ خاتم الاولیاء کے واسطہ سے رویت حاصل ہوتی ہے اور حضرت مہدی علیہ السلام نے واسطہ سے حاصل ہونے والی رویت کی اسی "کیفیت" کو "شرک" سے موسوم اور بیان فرمایا ہے ـــ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)

Goto Main List

وصال سے قبل، حضرت مہدی علیہ السلام کا آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ تلاوت کرنا

آیتِ ذیل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً o (ترجمہ) آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین اسلام کو کامل کیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کردیا اور تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند کیا۔ الخ۔

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو اپنے اصحابؓ کے حق میں سنایا تھا۔ حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی، وصال سے قبل، جبکہ آپ میاں امین محمدؓ کے زانو پر سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے، اپنے اُن تمام مرد وزن، اصحاب، مہاجران اور مبشران ومنظورِ نظر مصاحبین سے مخاطب ہو کر اس طرح فرمایا کہ بندہ کے حق میں، اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہو رہا ہے کہ:

"اے سید محمد! تو بھی اس آیت کو اپنے اصحاب کے حق میں سنا دے، جس طرح رسولؐ نے اس آیت کو اپنے اصحاب کے حق میں سنایا تھا۔"

حسبہٗ حضرت مہدی علیہ السلام نے آیتِ شریفہ:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً o

اپنے تمام اصحاب کو سُنائی۔ پھر ارشاد فرمایا:

نحن معاشر الانبیاء لانرث ولا نورث۔ یعنی ہم انبیاء کے گروہ ہیں جو نہ کسی کے (ظاہری اثاثہ کے) وارث ہوتے ہیں اور نہ کوئی (ظاہری اثاثہ کا) ہمارا وارث ہوتا ہے۔

اسی بنا پر، حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہٗ نے، حضرت مہدی علیہ السلام کے جامۂ مبارک اور اُن چند تلواروں کو جو اصحاب ومہاجرینؓ کے پاس بطورِ حفاظت مستعار رکھی ہوئی تھیں، اُن اصحاب ہی کو بخش دیں۔

وصالِ مبارک سے کچھ دیر پہلے، مہاجرینؓ سے حضرت مہدی علیہ السلام کے اہم ارشادات

حضرت مہدی علیہ السلام نے وصالِ مبارک سے کچھ دیر پہلے مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین سے ارشاد فرمایا کہ:۔

"بندہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم اور فرمان کے بغیر کوئی بات نہیں کی ہے۔ ہوشیار رہو (اگر خلاف ورزی کروگے تو) ہماری ایک ایک بات، اللہ تعالیٰ کے پاس، تمہاری دامن گیر ہو جائے گی۔ پھر فرمایا کہ

Goto Main List

جو لوگ انتقال کر گئے وہ کامیاب گئے اور جو باقی رہے ان بے چاروں کے سر پر مصیبت ہے۔ پھر فرمایا:
اَئے بارِ خدایا! ہم نے ان سب کو تیرے حوالے کیا ہے "۔
اس وقت تمام مہاجرینؓ اور صحابہؓ سے بہت رونے اور بیقرار ہونے کی کیفیت ظاہر ہونے لگی۔ اور حضرت شاہِ نعمتؓ سے درد و سوز سے بھرا نعرہ نکل گیا۔ تب حضرت مہدی علیہ السلام نے بخار کی شدت اور اضطراب کے باوجود اُٹھ کر بیٹھنا چاہا اور فرمایا کہ مجھے تکیہ دو۔ چنانچہ حضرت میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے اپنے سینہ کا ٹیکا دیا۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے گریہ وزاری کی ممانعت فرمائی اور صبر کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا، کس لئے زاری کر رہے ہو۔ محمدؐ نبی اور محمدؐ ولی کو فنا نہیں ہے مگر تمہاری آنکھوں سے پس پردہ ہوتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا:

" اگر روتے ہو تو اس وقت کے لئے روجبکہ خدائے تعالیٰ کی یاد تم سے چلی جائے، اس وقت یہ بندہ تم میں نہ ہوگا "۔ [1]

پھر ارشاد فرمایا:-

" جب تک کہ خدائے تعالیٰ کی یاد، تمہارے درمیان رہے گی، یہ بندہ بھی تمہارے درمیان رہے گا"۔

پھر ارشادِ عالی ہوا:-

" جس وقت آسودہ حال، مال دار اور خوشحال، دنیاوی لوگ، تمہارے پاس آنا اور جانا شروع کر دیں اور تم سے الفت و محبت ظاہر کرنے لگیں تو لقین کے ساتھ جان لو کہ تم سے " دین" چلا گیا اور جب تک کہ یہ لوگ تم سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرتے رہیں اور تم سے مخالفت و دشمنی کرتے رہیں اور اذیّت و تکلیف پہنچاتے رہیں، تو یقین کر رکھو کہ اس وقت تک " دین داری" [2] اور " ہمارا دیا ہوا فیض" (تم میں باقی) ہے "۔

---

[1] مطلع الولایت [2] یہی وجہ ہے کہ ہمارے پاس کے طالب مولیٰ اور سالکِ راہِ حقیقت کی آج بھی یہی دُعا رہتی ہے کہ: " الٰہی از عالم و عالمیاں دلِ ما را شکستہ کن" یعنے اَئے خدا! دنیا (کی رغبت) اور دنیا والوں سے ہمارے دل توڑ دیجئے۔ (فقیر سید محمد غفرلہٗ)۔

Goto Main List

وصالِ مبارک پر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے رَضینا بقضاءِ اللہ فرمایا اور حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ نے اُٹھ کر بسم اللہ کہا۔ حضرت امام علیہ السلام کے جنازہ کو اُٹھایا اور فرمایا کہ کوئی شخص بے قراری، زاری اور نافرمانی نہ کرے۔ اس کے بعد تمام مہاجرین نے غسل دے کر جنازہ تیار کیا۔

نقل ہے کہ اس وقت شہر فرہ کے لوگ اور قصبۂ رَچ کے رہنے والے دونوں ہی یہ چاہتے تھے کہ حضرت امام علیہ السلام کا روضۂ معلّیٰ اپنی زمین پر بنے۔ اس سلسلہ میں دونوں جماعتوں میں بحث کی نوبت آگئی مگر اس وقت حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ نے دونوں سے عمدہ طریقہ پر خواہش فرمائی کہ تمہیں جھگڑنے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت امامؑ اس بندہ کے خداوند اور ولی نعمت ہیں، بندہ ہی جس جگہ چاہے گا رکھے گا۔ اس کے بعد فرہ اور رچ کے درمیان، ایک چھوٹے باغ کو خرید کر آپ کو رکھا گیا اور اب بھی وہاں آپ کا روضۂ معلّیٰ بنا ہوا ہے جہاں تمام دنیا میں پھیلے ہوئے مصدّقین اور مومنین آج بھی حاضر ہوتے اور فیض یاب ہوتے رہتے ہیں تفصیلات کے لئے قومی کتبِ مو الید کا مطالعہ، عاشقانِ مہدیؑ کے حق میں مفید رہے گا۔

فصل (۲)

{ اپنے وصالِ مبارک سے پہلے، حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنی ذات کی صفت، بارِ امانت" (بینائی خدا) حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے حوالے فرمائی۔ }

روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:-

" خدائے تعالیٰ نے بندہ کو مخلوق کی طرف، اس راستہ پر چلانے کے لئے، مہدی موعودؑ کر کے روانہ فرمایا ہے، جس کا نبی علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ" کہہ دو (اے محمدؐ!) یہ میرا راستہ ہے، بلاتا ہوں اللہ کی طرف بینائی پر میں اور وہ جو میرا تابع (تام) ہے"(جزو ۱۳، رکوع ۶)

نیز حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

" خدا کو سر کی آنکھ سے دارِ دنیا میں دیکھنا ہے، دیکھنا ہی چاہئے"۔

اس کے علاوہ حق تعالیٰ کے دیدار کی گواہی، حکم خدا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی جانب سے حضرت مہدی علیہ السلام نے دی ہے۔ چنانچہ نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے شہرِ فرہ میں ایک بڑے مجمع میں بیان فرمایا کہ:

Goto Main List

" حق تعالیٰ کا فرمان ہوتا ہے کہ اے سید محمدؐ! تو نے خدا کو، دل کی آنکھ سے دیکھا؟ بندہ نے عرض کیا، ہاں بارِ خدا، دیکھا، پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمدؐ! تو نے خدا کو سر کی آنکھ سے دیکھا؟ بندہ نے عرض کیا، ہاں بارِ خدا، دیکھا۔ پھر فرمان ہوا کہ اے سید محمدؐ! تو نے خدا کو رونگٹے رونگٹے سے دیکھا؟ بندہ نے عرض کیا، ہاں بارِ خدا، دیکھا۔"

پھر حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :-

"اے لو رسول اللہ علیہ السلام بھی کھڑے ہیں اور گواہ ہیں۔" [۱]

دیدارِ حق تعالےٰ "بارِ امانت" ہے

نقل ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ :-

" ذاتِ حق کا دیدار، بارِ امانت ہے اور بارِ امانت کی برداشت جیسی کہ چاہیے اِنہی دو تن نے کی، ایک خاتم النبیؐ نے اور دوسرے خاتم الولی نے۔" [۲]

واضح ہو کہ جس طرح حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعِ تام ہیں جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

" بندہ، محمد مصطفٰےؐ کے قدم بر قدم ہے۔" [۳]

اسی طرح حضرت مہدی موعودؑ کے حضرت میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضؓ تابعِ تام ہونے پر حضرت مہدی موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد مبارک دلیل ہے کہ آپ نے حضرت میاں سید خوندمیر رضؓ سے یہ توضیح فرمایا :-

" اسی طرح تم بندہ کے قدم بر قدم ہو۔" [۴]

اسی لئے حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے، اپنی ذات کی چوتھی صفت قاتلوا وقتلوا کی طرح بینائیِ حق (تیع) (دیدارِ خدا) کی اپنی ذات کی صفت، اپنے وصالِ مبارک سے پہلے، حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ کے حوالہ فرمائی۔ چنانچہ روایت ہے کہ :

" جب حضرت امام علیہ السلام (بوقتِ رحلت) بوریے پر لیٹے ہوئے تھے، آنحضرتؑ اپنا سر مبارک میاں امین محمد رضؓ کے زانو پر رکھے ہوئے تھے۔ جب بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ آئے تو آنحضرتؑ نے پوچھا

۱،۲ ۔ شواہد ب ۲۷ ۳،۴ ۔ نقلیات میاں سید عالم رضؓ، اخبار ب ۲

کون ہے؟ بندگی میاں نے جواب دیا کہ بندہ خوندمیر ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاںؓ کو اپنے نزدیک بلایا اور اپنا سر مبارک، بندگی میاںؓ کے زانو پر رکھ کر، وصیتِ رحلت اور اپنی ذات کی خصوصیت کو جو رب العزت کی بصیرت کی صفت تھی۔ بندگی میاںؓ کو واضح طور پر بیان فرما کر حوالہ فرمایا۔" [1]

نیز دوسری روایت، اس بارے میں یوں بیان ہوئی ہے:۔

" آخری وقت (حضرت مہدی علیہ السلام نے) اپنی ذات کی خاص صفت جو حق تعالیٰ کے دیدار کی طرف بلانا ہے، بندگی میاں کے حوالے فرمائی۔" [2]

فصل (۳)

اعلیٰ ترین مناقب والی بشارتوں کے باوجود مراتب میں فرق ملحوظ رکھنا لازم ہے۔

ایسی تمام روایات و بشارات جن سے سیدین صالحین رضی اللہ عنہما کے اعلیٰ ترین مناقب و مراتب کا اظہار ہوتا ہے، جیسا کہ پچھلے صفحات پر، چند بشارتوں کا ذکر کیا گیا ہے، اگر احتیاط ملحوظ نہ رہے تو ان میں سے بعض از قسمِ متشابہات، بشارتوں کے تحت، مراتب کی تفہیم و تعیین میں زبردست خطا اور لغزش واقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہر مصدق و مومن اس سے پناہ مانگتا ہے۔

جس طرح کہ حضرت بندگی میاں سید محمود ثانی مہدیؓ اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے لئے مشترکہ طور پر حضرت مہدی علیہ السلام سے یہ بشارت و منقبت مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

" اے باری تعالیٰ ان دو سیدوں اور صالحوں کو مسلمان تام کر کے تیری درگاہ میں لایا ہوں۔"

نیز دوسری وہ بشارت جس میں حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے تعلق سے حضرت مہدی علیہ السلام سے یہ بشارت و منقبت مروی ہے، جس میں آپ نے فرمایا کہ:

" ہم اور تم ایک وجود ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔"

---

۱ شواہد ۲۸ ۲ انتخاب ۱۱

Goto Main List

یہ اور ان جیسی بعض روایات و بشارات سے بظاہر حضرت مہدی موعود علیہ السلام اور سیدین صالحینؓ کے درمیان، مراتب کی یکسانیت کا جو شبہ پیدا ہوتا ہے بس اسی اشتباہ و غلط فہمی کے ازالہ کی خاطر، حضرت شاہِ برہان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "حدیقۃ الحقائق حقیقۃ الدقائق" (المعروف بہ دفترِ شاہ برہانؒ) کے "مقدمہ" میں وضاحت کے ساتھ اس امرِ حق کو ظاہر کر دیا ہے، چنانچہ مرقوم ہے:

"ایک نقل اس بارے میں مشہور ہے کہ آپؑ نے بندگی میاںؓ کے حق میں فرمایا ہے کہ ہم اور تم ایک وجود ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان فرق نہیں ہے" اُس کے باوجود بندگی میاںؓ کے متبعین، دونوں ذوات کے درمیان، واضح دلائل سے "مراتب کا فرق" (ملحوظ) رکھتے ہیں۔ مہدی علیہ السلام کی ذات کو امام اور مرشد اور متبوع اور پدر جیسی اور بندگی میاںؓ کی ذات کو صدیق، طالب، تابع و فرزند جیسی مانتے ہیں۔" (مقدمہ دفترِ اول)۔

آٹھواں باب

فصل (۱)

حضرتؑ مہدیٔ موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرتؓ صدیق ولایتؓ کی گجرات کو واپسی

ایک روایت یہ ہے کہ اپنے وصال سے کچھ وقت پہلے حضرت مہدی علیہ السلام نے بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق ولایتؓ سے ارشاد فرمایا "بھائی سید خوندمیر، تم بندہ کی رحلت کے بعد، جلد گجرات چلے جاؤ، کیونکہ اِس جنگ کا واقعہ وہیں ہونے والا ہے۔" (انتخاب الموالید بابؒ)۔

دوسری روایت یہ ہے کہ حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے چوتھے پانچویں دن کے بعد سے ہی آنحضرتؑ کی روحِ پرفتوح سے متواتر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ، حاملِ بارِ امانت کو حکم ہوتا رہا کہ "تم گجرات چلے جاؤ"۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ عرض کرتے تھے کہ میراں جی! گجرات میں کیا کام ہے؟ بندہ کو گجرات سے اب کچھ سروکار نہیں ہے۔ مگر آنحضرتؑ کی روحِ پرفتوح سے یہی حکم ہوتا تھا کہ تم گجرات چلے جاؤ اس لئے کہ مہدی کی بعثت کا مقام گجرات ہی ہے اور مہدی کی تینوں صفتیں فالذین

Goto Main List

ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی اہل گجرات ہی سے صادر ہوئی ہیں ۔ پس قاتلوا وقتلوا کی وعدہ شدہ چوتھی صفت بھی گجرات کے لوگوں ہی سے رونما ہونے والی ہے[1]۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے اس بات کا ذکر حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ سے کیا ۔ چنانچہ حضرت ثانی مہدیؓ نے بھی اتفاق کیا ۔ بہرحال حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ حضرت مہدی موعودؑ کے وصال کے دسویں روز، مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ فرہ سے گجرات روانہ ہو گئے ۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ فرہ سے روانہ ہو کر جب گجرات تشریف لائے تو شہر نہروالہ (پٹن) کے قصبہ "کامل پور" میں آپ نے قیام فرمایا ۔

حضرت میراں علیہ السلام کے وصال کے وقت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی عمر چوبیس سال کی تھی۔ حضرت میراں علیہ السلام کے وصال کے بعد آپ اور بیسؔ سال بقید حیات رہے ہیں ۔ اس بیس سال کی مدت میں حضرت شاہ برہانؒ کے قول کے مطابق آپ کا اخراج ستائیسؔ مقامات سے کرایا گیا اور تاریخ سلیمانی کے مصنّف ملک سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق بیس مقامات سے تعدادِ مقاماتِ اخراج کے سلسلہ میں روایات کے اس فرق کے علاوہ، مقاماتِ اخراج کے درج و بیان کرنے میں بھی تقدیم و تاخیر نظر آتی ہے ۔ یوں بھی کسی روایت میں ایک جگہ مقاماتِ اخراج کا تفصیل وار ذکر نہیں ملتا ۔ مؤلفِ ہیچمدان کو کتبِ سیر و کتبِ موالید سے جس قدر اور جس ترتیب کے ساتھ مقاماتِ اخراج کے نام ملے ہیں، وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :۔

(۱) موضع کامل پور (یہاں آپ کا آنا متعدد بار ہوا ہے) (۲) حوالی پٹن (۳) سلطان پور (۴) بندر جیول (۵) موضع مندل (۶) بھولارہ (۷) جالور (۸) پیراں پٹن (نہروالہ) (۹) واگھیلا (۱۰) سلکھن پور ۔ (۱۱) موضع پارگر (۱۲) بھدرے والی (۱۳) سیتہ (۱۴) موضع کاکر (۱۵) تھرہ (۱۶) بندر کھنبایت ۔ (۱۷) جھنجی واڑہ یا بھولاواڑہ (۱۸) جھالاوار (۱۹) کھانبیل (۲۰) سدراسن ۔

"کامل پور" میں صدیق ولایتؓ کا قیام کرنا اور بیان قرآن

روایت ہے کہ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے

---

[1] خاتم سلیمانی ص۶ گ ۶، ج۱ ۔ دفتر شاہ برہانؒ ک۲ ب۱

حضرت مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کے اصل مقام گجرات پہنچنے کے بعد رادھن پور سے قریب کامل پور نامی موضع میں سکونت اختیار فرمائی اور حضرت مہدی علیہ السلام کے دعویٰ مہدیت کو مدلل طریقہ سے ثابت کیا اور خاتم ولایتِ محمدیؐ کی حیثیت سے آنحضرتؐ کی خصوصیات کو بیان کیا چونکہ حضرت صدیق ولایتؓ کو حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات کی خصوصیاتؑ جیسے فاتلوا وقتلوا کی تکمیل اور دیدارِ خدا کی طرف مخلوق کو دعوتؑ جس طرح ورثہ میں ملی تھیں اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کی ایک اور ذاتی خصوصیتؑ بیان کلام اللہ" بھی ورثہ میں ملی تھی اور بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے کامل پور میں "قرآن کے بیان" کا خوب حق ادا فرمایا۔

جس طرح حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم، نبوت پر فائز ہونے سے پہلے، قوم کے نزدیک قابلِ تعریف اور عمدہ شہرت والے تھے، نیک نام اور ہر ایک کے پاس امانت دار مشہور تھے، اگرچہ وہ لوگ آپ کو محمدؐ الامین (یعنے امانت دار محمدؐ) اور محمدؐ الصادق (یعنے سچے محمدؐ) کے ناموں سے پکارتے تھے مگر جب یہ صورتِ حال پیش آئی یعنے کتابِ الٰہی" اور "نبوت" آپ کو عطا ہوئی تو انھوں نے آپ کے نام ہی کو بدل دیا، اوصاف کو بھی مسخ کیا اور آپ کی شہرت کو بھی داغدار کر دیا۔ ان لوگوں میں سے کوئی آپؐ کو کاذب (یعنی جھوٹا) کہتا کوئی کاہن (فال دیکھنے والا) کہتا، کوئی کہتا کہ یہ ساحر (جادوگر) ہے اور کوئی کہنے لگا کہ یہ شاعر ہے۔

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی "دعوتِ مہدیت" اور "دعوتِ دیدارِ خدا" سے پہلے تمام اُمت کے نزدیک عمدہ خصائل اور پسندیدہ اعمال والے تسلیم کئے جاتے تھے۔ وہ سبھی، آپ کا ذکر عمدگی کے ساتھ اور آپ کا نام تعریف کے ساتھ لیتے تھے۔ سید محمد، اسد العلماء اور سید الاولیاء کہہ کے پکارا کرتے تھے۔ تمام اہلِ اسلام میں سے کسی کو بھی آپؑ کی" ولایت" کا انکار نہ تھا۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کا" دعویٰ مہدیت" ظاہر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی "مراد" کے مطابق آپ نے قرآن کا "بیان" فرمایا تو اُن لوگوں نے آپ کا نام بدل دیا، آپ کے اوصاف مسخ کر دیئے، آپ کے ذکر کو عیب دار بنا دیا۔ کوئی ایک کہتا آپ دروغ گو ہیں، دوسرا کہتا کہ شگون لینے والے ہیں، تیسرا کہتا کہ جادوگر ہیں، چوتھا کہتا کہ شاعر ہیں، پانچواں کہتا کہ جنونی ہیں اور چھٹا کہتا آپ مجذوب ہیں، کوئی کہتا آپ لائقِ شنوائی تو ہیں مگر یہ دعویٰ بُرا ہے۔ پھر آپؑ کے حق میں ایسی باتیں کہتے، جو باتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں دعویٰ نبوت کے بعد کہی گئی تھیں۔

Goto Main List

حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ بھی، حضرت مہدی علیہ السلام کے "دعویٰ مہدیت" کی تصدیق سے پہلے اپنے اعلیٰ نسب، حسنِ اخلاق اور بچپن ہی سے خدا طلبی کی صفات کی بنا، پر گجرات کے تمام لوگوں میں اور اہلِ اسلام کے پاس بلند مرتبہ والی شخصیت تسلیم کئے جاتے تھے بلکہ ان میں سے بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اگر سید خوندمیرؓ "بیّنۂ آخر الزماںؑ" ہونے کا دعویٰ کریں تو ہم سب قبول کرلیں گے اور ان کی اتباع کریں گے۔ لیکن جب بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے حضرت سید محمد مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے "دعویٰ مہدیت" کی تصدیق کی اور صدق واخلاص کے ساتھ ایمان لائے۔ قرآن اور احادیثِ نبویہ کے حکم اور خاتمِ ولایتِ محمدی کے فرامین کے مطابق "صدیقِ ولایت" اور "صدیقِ مہدیؑ" کا رتبہ پایا۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کی رحلت کے بعد، آپ نے گجرات کو دوبارہ اپنی تشریف آوری کے ذریعہ رونق بخشی اور قرآن کے "بیان" کو حضرت مہدی علیہ السلام کے بیان کے عین مطابق، مخلوق کے سامنے ظاہر کیا تو بس انہی گجرات والے اہلِ اسلام کی طرف سے آپ کی سخت مخالفت کی جانے لگی۔ اب انھوں نے آپ کی خدا طلبی کو فراموش کردیا، بر بنارِ مقبولیت تاجِ شاہی کے خواہشمند ہونے کا بہتان باندھا، ملک گیری[1] کا الزام عاید کیا۔ اولاً آپؓ کے "بیانِ قرآن" پر کاملپور سے اخراج کروادیا۔ اس طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے "قائم مقام" اور وارث[2] میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے فالذین ھاجروا واخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا کی آیتِ قرآنی کی تعمیل میں، کاملپور سے ہجرت اختیار فرمائی۔

حضرت "صدیق ولایتؓ" کا بی بی عائشہؓ سے عقدِ نکاح

روایت ہے کہ کاملپور کے قیام کے دوران، تمام باڑی وال لوگوں اور بیانیوں نے جو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے فرہ سے گجرات تشریف لانے پر بہت مسرور وخوش تھے۔ آپس میں مشاورت کے بعد، بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے حسبِ سنّتِ نبوی صلعم "کارِ خیر" کرلینے کی خواہش کی۔ بنا بریں اسی مقام پر، ملک میاں جی بیانی کی صاحبزادی بی بی عائشہؓ سے، جو بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی خالہ، بی بی خدیجہؓ کے بطن سے تھیں، آپؓ کا پہلا عقدِ نکاح ۹۱۲ھ میں ہوا۔ روایت ہے کہ اس وقت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی عمر ۲۵ سال اور بی بی عائشہؓ کی عمر ۱۲ سال تھی۔

---

[1] دفتر شاہ برہان ک ۲ باب ۴ [2] شواہد باب ۳۶

Goto Main List

حوالیٔ پیراں پٹن میں حضرت صدیق ولایتؓ کا قیام

حضرت صدیق ولایتؓ نے کامل پور سے ہجرت کرکے پیراں پٹن کے نواح وحوالی میں سکونت اختیار فرمائی۔ یہاں حضرت صدیق ولایتؓ کے اکثر خلفاء جیسے آپ کے بھائی امیر سید عطنؒ اور بندگی ملک الہداد و بندگی ملک حماد علیہم الرحمۃ جو پٹن کے باشندے تھے نیز امیر سید خانجی عمرؒ نے بھی جو پٹن ہی کے رہنے والے تھے حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات سے مرید ہوئے تھے ترکِ دنیا کرکے، بندگی میاںؒ کی صحبت اختیار کی اور اپنے مقصودِ اصلی کو پہنچے۔ ان کے علاوہ پیراں پٹن میں بے شمار لوگ، بندگی میاںؓ کی فرہ سے تشریف آوری کے بعد، حضرت مہدی علیہ السلام کی تصدیق سے مشرف ہوئے اور خدائے تعالیٰ کی طلب میں دنیا ترک کردی۔ روایت ہے کہ اخراج کے بعد آپؓ جتنی مدت، پیراں پٹن کے اطراف وجوانب میں رہے، اللہ کے فضل اور اس کی عمدہ توفیق سے خدا کے طالبوں کو خدائے تعالیٰ سے واصل کراتے رہے۔

سلطان پور میں آمد

غرض چند روز بعد اخراج کی بناء پر بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ سلطان پور کی طرف روانہ ہوئے اور کچھ دنوں تک وہاں قیام فرمایا۔ اس جگہ کے واقعات بھی بہت ہیں۔ مگر رانا کانتہ کا واقعہ مختصراً ذکر کیا جاتا ہے جس میں صاحبانِ بصیرت اور طالبانِ مولیٰ کے لئے کئی اہم باتیں لائقِ توجہ ہیں۔

رانا کانتہ کی حق طلبی، بعد قبولیتِ اسلام ومہدویت، خدائے تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوکر دنیا سے کوچ کرجانا

روایت ہے کہ رانا کانتہ بظاہر تو باطل مذہب یعنی کفر پر تھا مگر اندرونی طور پر، وہ حق کا طالب اور خدائے تعالیٰ کی ذات کا متلاشی تھا، کسی خوش اخلاق اور صفاتِ حسنہ سے متصف پیر کامل اور خدا رسیدہ بزرگ سے اس کا ملنا جلنا بھی تھا۔ رانا کانتہ کو چونکہ یہ معلوم ہوا تھا کہ اس بزرگ نے چند آتش پرستوں کو خدا کا راستہ دکھا کر انھیں مسلمانِ کامل بناکر خدا تک پہنچایا تھا، اس لئے ایک موقع پر رانا کانتہ نے اُس پیر کامل اور خدا رسیدہ ہستی سے اپنے اصلی مدّعا اور مقصد کا اظہار کیا۔ اس پیر کامل نے رانا کانتا کا مدّعا سُنا، مگر ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امر کا علم ہوچکا تھا کہ رانا کانتہ کو داخلِ اسلام کرنا اور اس کو اس کے مقصود تک پہنچانا ان کے اپنے حصہ میں نہیں ہے اس لئے انھوں نے اس کو مسلمان ہونے کے لئے خود کوئی توجہ نہیں دلائی بلکہ اس کو یہ کہتے ہوئے، انتظار کرنے کی ہدایت کی کہ تیرا مقصود ہم سے تجھے حاصل ہونے

Goto Main List

والا نہیں ہے، تیرا مقصود تجھے حاصل ہونے کے لئے ابھی وقت باقی ہے اور ہماری رحلت کا وقت نزدیک آپہنچا ہے۔ البتہ ایک پیر کامل، مکمل، اکمل، صاحبِ فضل، اس طرح کے لباس میں وہ شہنشاہ اور اس کے ساتھ اس قسم کی ایک جماعت مشرق کی سمت آئے گی اور اس کی سیر مغرب کی زمین کی طرف پوری ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ اس سے تجھے تیرا مقصود حاصل ہوگا۔ گویا اس پیر کامل نے، اس کے مسلمان ہونے اور خدا تک پہنچنے کو، حضرت صدیق ولایت رضؓ کی ذات پر رکھا۔ رانا کانتہ نے عرض کیا، ہم اس کو کس طرح پہچانیں؟ کہ یہ وہی پیر کامل ہے جس کے تعلق سے ہمارے پیر نے کہا ہے؟ جواب دیا کہ اس پیر کامل کو پہچاننے کے لئے اُس سے ایک سوال کر کے جواب طلب کر۔ جو صحیح جواب دے تو سمجھ جا کہ وہ وہی ہستی ہے جس کی نشاندہی ہم نے کی ہے۔ سوال یہ پوچھ کہ آکار، نراکار کو کیونکر دیکھے۔ یعنے آکار، بندۂ مخلوق اپنی مخلوقیت کے ساتھ نراکار یعنے خالقِ بے کیفیت، بے مثل اور بے نمونہ کو کیونکر دیکھے؟ وہ جواب دے گا کہ جب تک آکار یعنی بندہ نراکار نہ ہو جائے یعنے خدا نہ ہو جائے، خدا کو نہ دیکھ سکے گا۔ پھر اُس کے بعد شیخ کامل نے رانا کانتہ کو یہ نصیحت کی کہ اے رانا! اُس نیک صفات ہستی سے ملنے تک، ایک کام یہ کرتا رہ کہ تیرا نفس تجھ سے جس بات کی خواہش کرے تو اس کے خلاف عمل کر، یہاں تک کہ تو اپنی مراد کو پہنچ جائے۔

الغرض روایت ہے کہ اُس پیر کے رانا کانتہ کو ہدایت دینے کے بعد، رانا کانتہ ہر روز صبح اور شام اُس مقام پر جہاں اس کے پیر نے نشاندہی کی تھی قافلوں کے آنے کے اوقات میں جاتا، خبر لیا کرتا اور واپس لوٹ جایا کرتا تھا۔ وہ ایک سچا طالب، عاشق اور ارادتمند تھا۔ نفس کے کہنے کے خلاف وہ برابر عمل کرتا رہا۔ اس کے نتیجہ میں وہ صاحبِ کشف بھی ہوگیا۔ حق اور اسلام سے دُوری اس کے لئے "پردہ" بنی رہی۔ چالیس سال اس طرح گزر گئے۔

سلطان پور میں جس روز حضرت صدیق ولایت رضؓ کی تشریف آوری ہوئی، رانا کانتہ اپنے حسبِ معمول طریقہ پر آیا اور حضور میں پہنچا۔ عصر و مغرب کا درمیانی وقت تھا۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ "بیان قرآن" فرما رہے تھے۔ تمام حاضرین سننے میں محو تھے۔ اس مقدس جماعت اور طالبانِ حق کو دیکھا اور تعظیم کے ساتھ پیش آیا۔ اپنے پیر کامل کی ہدایت کے مطابق فیضِ حق اور گروہ کے لباس سے آپ کو پہچان گیا۔ قرآن مجید کا بیان سُنا۔ نماز کے بعد مجلس کے ایک کنارے پر کھڑا ہوگیا۔ بندگی میاں سید خوندمیر رضؓ

Goto Main List

پر، نورِ ولایت سے یہ روشن تھا کہ وہ طالبِ حق ہے اور مقصود کو پانے کی تڑپ رکھتا ہے، آپؓ نے اس کو اپنے نزدیک بلایا اور اس کی کیفیت دریافت فرمائی۔ رانا نے اپنی ساری حقیقت جو پیرِ کامل سے سن رکھی تھی بیان کردی اور آخر میں اس نے اپنا معروضہ، جس کی بابت اس کے پیر نے تعلیم دے رکھی تھی، پیش کیا۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے وہی جواب دیا جو اس کے پیر نے کہا تھا۔ آپ نے بتایا کہ بندہ، خدا کو اسی وقت دیکھتا ہے، جبکہ وہ خود فنافی اللہ ہوجائے اور خدا ہوجائے۔ یعنے اس کی خودی فنا ہوجائے۔ اخلاقِ الٰہی سے وہ مزین ہوجائے۔ چنانچہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَأَیْتُ رَبِّیْ بِعَیْنِ رَبِّیْ یعنے میں نے اپنے رب کو اپنے رب کی آنکھ ہی سے دیکھا ہے، یعنے کمالِ فنائیت کی وجہ سے حضرت رسولُ اللہ نے "اپنی آنکھ کو" جس سے آپؐ نے دیدارِ الٰہی کیا تھا "رب کی آنکھ سے دیکھا"۔ فرمایا اور ایک حدیث یہ بھی ہے کہ عرفت ربی بربی لولا فضل ربّی ماعرفت۔ یعنے میں نے اپنے پروردگار کو اپنے پروردگار ہی سے پہچانا ہے۔ اگر خدا کا فضل میرے شاملِ حال نہ ہوتا تو میں اپنے خدا کو پہچان نہ سکتا تھا۔ اور حضرت امامنا مہدئ موعود علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تک بندہ کا یہ گوشت، پوست اور خون خدا نہ ہوجائے، بندہ خدا کو نہیں دیکھ سکتا۔ نیز بندگی میاں سید خوندمیرؓ سے اس جواب کے تحت ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ آپؓ نے فرمایا، آدمی تا وقتیکہ، بشریت کی قید سے پوری طرح، باہر نہ آجائے اور مطلق نہ ہوجائے اور تخلّقوا باخلاق اللہ (یعنے خدائے تعالیٰ کے اخلاق کو اپنے اخلاق نہ بنالے اور ان) سے خود کو نہ سنوار لے، خدا کی معرفت (اور اس کو پہچاننے) کے لائق نہیں ہوتا۔ پھر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے رانا کانہ سے فرمایا کہ تیرے پیر نے جس ذاتِ ستودہ صفات کی نشانی تجھے بتائی تھی کہ "وہ شرق کی زمین سے آئے گا اور اس کی سیر، مغرب کی زمین پر پوری ہوگی اور اس ذات کو حیاتِ ابدی ہوگی" وہ ہمارے پیر مہدئ موعودؑ ہیں۔ رانا نے کہا، تو پھر وہ ذات 'اب کہاں ہے'؟ بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے فرمایا کہ اس دنیا سے وہ رحلت یعنے پردہ کر چکے ہیں، رانا نے کہا، وہ تو امر ہوگا یعنے اس کو موت نہیں تو رحلت کیسی؟ بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے ارشاد فرمایا، اُن کا جو کچھ فرمایا ہوا ہے، اس کو موت نہیں ہے، یعنے قیامت تک باقی اور زندہ رہے گا اور خود ان کو بھی موت نہیں ہے مگر لفظ ہر دیکھنے میں ایسا ہے۔

Goto Main List

اس کے بعد رانا کانتہ نے خود اپنا باطنی کشف جس قدر اُسے حاصل تھا حضرت صدیق ولایتؒ سے بیان کیا۔ اور کہنے لگا کہ اب مجھے اس حد تک باطنی کشف حاصل ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو حاضرین کے مراتب و مدارجِ مسلمانی بیان کرتا ہوں۔ حضرت صدیق ولایتؒ نے اجازت مرحمت فرمائی اور اس نے اپنے مکاشفہ کو بیان کیا' اور کہا کہ مجھے باطنی صفائی اس حد تک حاصل ہے کہ "مقصود" اور "اس بندہ کے درمیان' صرف ایک پردہ سے بڑھ کر فاصلہ نہیں ہے۔ اب آپ اپنی مہربانی سے وہ تعلیم دیں کہ یہ پردہ کی دوری' ہٹ جائے اور اپنا مقصود' میں حاصل کرلوں۔ بندگی میاںؒ نے فرمایا' یہ تو بتا و کہ جس مکاشفہ کا اظہار تو نے کیا ہے وہ تجھے کیونکر حاصل ہوا؟ آخر تو کونسی عبادت و ریاضت کرتا ہے؟ کہا' میں ہمیشہ نفس کی مخالفت کرتا ہوں۔ وہ جو کچھ فرمائش کرتاہے اُس کے برعکس کرتا ہوں۔ مثلاً بھوک لگتی ہے اور کھانے کی خواہش ہوتی ہے تو میں اس کو کوئی چیز نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ وہ کہتاہے" شاباش کچھ نہ کھا"۔ تب میں کھالیا کرتا ہوں"۔ اسی طرح دوسرے تمام کاموں میں بھی کرتا ہوں"۔ پھر بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؒ نے فرمایا کہ اب ذرا اپنے نفس سے تو پوچھ کہ کیا مسلمان ہونے کے لئے وہ رضامند ہے؟ تو رآنا نے تھوڑی دیر خاموش رہ کر جواب دیا کہ "نہیں"۔ فرمایا تو پھر' تو کیونکر کہہ رہا ہے کہ میں نفس کی خواہش کے خلاف عمل کرتا رہتا ہوں۔ بس اس نے کہا' آپ اجازت دیں تو میں گھر میں اپنے بچوں وغیرہ سے پوچھ کر آؤں گا اور مسلمان ہوجاؤں گا۔ بندگی میاںؒ نے فرمایا' اگر تو گھر جاکر پوچھ کر آنے کے بعد مسلمان ہو تو یہ بھی تیرے نفس کی اطاعت کی بات ہوئی اور یہ نفس کی خواہش کے خلاف کرنا نہیں بلکہ اس کا ساتھ دینا ہی ہوگا۔ تب رانا کانتا نے بندگی میاںؒ سے گزارش کی کہ "آپ مجھے مسلمان کردیجئے"۔ بندگی میاں سید خوندمیرؒ نے اُسی وقت حضرت مہدی موعودؑ کی تصدیق کے ساتھ کلمۂ شہادت کی تلقین فرمائی۔ اسی لمحہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پردہ جو اس کے مقصود کے درمیان رہ گیا تھا اُٹھ گیا اور رآنا اپنے مقصود یعنے خدا سے واصل ہوگیا۔ پھر کہنے لگا کہ قسم ہے خداوند قدوس کی' بس اس ایک پردہ سے زیادہ نہ تھا۔ اب حق سبحانہٗ تعالیٰ آپ ہی آپ حاضر و ناظر ہے۔ پس بندگی میاںؒ نے رآنا کا نام رکھ کر اپنی صحبت سے مشرف فرمایا۔ روایت ہے کہ اس کے بعد رانا دو تین روز سے زیادہ زندہ نہ رہا بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؒ نے رانا کے حق میں" ایمان" کی بشارت دے کر فرمایا کہ اس کا

Goto Main List

پیمانہ چھوٹا تھا۔ اس سے زیادہ کی گنجائش نہ تھی[1]۔ روایت ہے کہ سلطان پور سے ہجرت کر کے بندگی میاں سید خوندمیرؓ بندر جیول میں قیام فرما ہوئے۔

فرہ سے واپسی کے بعد، حضرت ثانی مہدیؓ اور حضرت صدیق ولایتؓ کی باہمی ملاقات

روایت ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے وصال کے ایک سال کے بعد روح پر فتوح سے حضرت بندگی میرانسید محمود ثانی مہدیؓ کو معلوم ہوا کہ "گجرات جاؤ کیونکہ اس زمین (خراسان وفرہ) پر رفض کا قہر آنے والا ہے۔" چنانچہ حضرت ثانی مہدیؓ نے تمام صحابہ مہدی اور اہل بیت مہدی موعودؑ کے ساتھ، گجرات کا رُخ کیا اور موضع بھیلوٹ میں قیام فرما ہوئے۔ جب یہ خبر حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کو پہنچی تو آپ بہت خوش ہوئے اور سلطان پور سے اپنے دائرہ والوں کو لے کر حضرت ثانی مہدیؓ کے پاس تشریف لائے، ملاقات فرمائی۔ حضرت صدیق ولایتؓ نے حضرت ثانی مہدیؓ سے جب خواہش فرمائی کہ بندہ کو جگہ دیجئے تاکہ بندہ آپ کے ساتھ رہے۔ تو حضرت ثانی مہدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میرے بھائی سید خوندمیر! حضرت میراں علیہ السلام نے بندے کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے، وہی آپ کے حق میں بھی فرمایا، اور میرے اور آپ کے درمیان، آنحضرتؑ نے کوئی فرق نہیں فرمایا ہے۔ پھر حضرت ثانی مہدیؓ نے فرمایا، حضرت میراں علیہ السلام نے آپ کے حوالے ایک کام فرمایا ہے، وہ کام مقصودِ خدا ہے۔ بہر صورت، بالیقین وہ ہونے والا ہے۔ (دونوں) اگر ایک جگہ رہیں تو اس کا ظہور، آسان نہ رہے گا۔[2]

فصل (۲)

موضع بندر جیول کے دائرہ میں سخت فقر وفاقہ، ساکنانِ دائرہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش
حضرت صدیق ولایتؓ کی مکہ معظمہ کو روانگی اور واپسی

مورخینِ مہدویہ کے مطابق، بندر جیول کے قیام کے دوران، حضرت صدیق ولایتؓ اور آپ کے ساتھیوں پر بہت سخت فقر وفاقہ گزرا ہے۔ جیسا کہ حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام اور صحابہؓ

---

[1] دفتر اول شاہ برہان ک ۲ ب۔ [2] شواہد باب ۳۵

Goto Main List

رضی اللہ عنہم اجمعین پر جدہ میں سخت ترین فقر وفاقہ گزرا۔ چنانچہ بندگی میاں ولی جی یوسفؒ نے حاشیہ شریف میں ذکر کیا ہے کہ :۔

"حضرت مہدی علیہ السلام کے حضور میں، جدّہ میں بہت فقر وفاقہ گزرا تھا۔ بندگی میاں سید خوندمیرؓ کے حضور میں جیول میں بہت فقر وفاقہ رہا اور طالبانِ خدا نے انتقال کیا۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے، اپنے بندوں پر ڈالی جانے والی آزمائشوں میں فقر وفاقہ کی آزمائش ہی سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ چنانچہ خدائے تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا:[1]

"اے ابراہیم! ہم تجھے نمرود کی آگ سے آزمائیں گے، مگر فقر کی آگ سے نہیں آزمائیں گے۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا :۔

"اے میرے خدا! نمرود کی آگ سے زیادہ سخت تو فقر کی آگ ہوتی ہے۔"

اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا :۔

"ہاں! میری عزت، میرے جلال، میرے بلند وبرتر مقام کی قسم میں نے تمام کائنات میں، فاقہ کی آگ سے بڑھ کر کوئی اور چیز، شدید ترین، مشکل ترین اور سب سے زیادہ تھکا دینے والی پیدا نہیں کی ہے۔"

روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت خاتمین (رسولؐ اور مہدیؑ) کی ذواتِ مقدسہ کی طرح سیرتِ مہدیؑ تابعِ تام مہدی حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت اور آپ کے متبعین اور دائرہ والے فقر وفاقہ کی کڑی آزمائش الٰہی سے ہمیشہ دوچار رہے۔ فقر وفاقہ کی یہ صفت، پیغمبروں کے لئے افتخار کا باعث رہی ہے۔ چنانچہ احادیث میں مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا:

"الفقر فخری وبہ افتخر علیٰ سائر اعمال الانبیاء والمرسلین وما افتخر بالنبوۃ والولایۃ ولٰکن افتخر بالفقر۔"

فقر وفاقہ میرے لئے باعثِ فخر ہے اور میں انبیاء ومرسلین کے تمام اعمال کے مقابلے میں اسی (فقر وفاقہ) پر فخر

---

[1] دفتر اول شاہ برہان ک ۱۲، ب

Goto Main List

کرتا ہوں، میں نبوت اور ولایت پر فخر نہیں کرتا بلکہ فقر وفاقہ پر فخر کرتا ہوں۔

نیز مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلعم سے پوچھا گیا کہ کونسے لوگ، شدید ترین آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا:

انّ اشد البلاء علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم الامثل فالامثل فالامثل ۔

یعنے بالتحقیق شدید ترین آزمائشیں انبیاء پر ہوتی ہیں، پھر اولیاء پر، پھر ان پر جو ان کے جیسے ہوتے ہیں، پھر ان پر جو اُن جیسوں کے صفات والے ہوتے ہیں۔

روایت ہے کہ بندر جیول، تشریف لانے کے بعد حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ پر اور آپ کے دائرہ کے لوگوں پر سخت ترین فقر وفاقے گزرے، حالانکہ اس وقت، ہر قسم کا اناج اور غلہ نہایت سستے دام میں فروخت ہوتا تھا۔ ایک درہم سیاہ[۱] (ایک پیسہ) کو پانچ سیر عمدہ چاول ملتے تھے۔ اس کے باوجود فقر و فاقہ کی زیادتی، صبر اور حدودِ الٰہی کی کماحقہ، پابندی ایسی کہ تین سو پچاس (اور دوسری روایت کے بموجب ۱۲ سو) عاشقانِ خدا، طالبانِ مولیٰ اور واصلانِ ذاتِ حق فقر وفاقہ کے میدان میں عشق کی بازی جیت گئے، اور "دیدارِ حق" کے بعد اپنی جانیں معشوقِ حقیقی کے حوالے کردیں اور شہید ہوگئے۔

بندر جیول کے، صدیقِ ولایتؓ کے دائرہ میں ایک بی بیؒ کے سات جوان لڑکے فقر وفاقہ سے شہید ہوئے

روایت ہے کہ ایک بی بی[۲] رحمۃ اللہ علیہا (حضرت صدیق ولایتؓ کی ہمشیرہ زادی، بی بی خونذا بوبوؒ) اپنے عاقل وبالغ سات لڑکوں کے ساتھ، ترکِ دنیا کرکے دائرہ میں آکر قیام پذیر ہوگئی تھیں، فقر وفاقہ کی شدت اور اضطرار کے بعد ساتوں سعادتمند لڑکے یکے بعد دیگرے واصل بحق ہوگئے۔ حضرت صدیق ولایتؓ ہر مرتبہ تشریف لاتے اور تعزیت ادا کرتے تھے۔ ساتویں مرتبہ تعزیت ادا کرنے کے بعد، حضرت صدیق ولایتؓ نے پوچھا کہ "ہمشیرہ جان! تمہارے یہ لڑکے اس دنیا سے اُٹھالئے گئے ہیں تو تمہیں کیسا دکھائی دے رہا ہے؟" بی بی موصوفہؒ نے جو ایک لائق اور برگزیدہ مرد جیسی تھیں عرض کیا "میاں جی! ہم کو ایسا نظر آتا ہے کہ جو کوئی فقر وفاقہ میں اپنی جان، معشوقِ حقیقی خدائے تعالیٰ کو دیتا ہے تو

---

[۱] دفتر اول شاہ برہان ک ۲۷ب وفیروز اللغات [۲] یہ بی بی خونذا بوبوؒ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی ہمشیرہ زادی تھیں جو خاندان باڑی وال میں بیاہی گئی تھیں۔ (بحوالہ تاریخ سلیمانی ص ۷۸)۔

Goto Main List